پاکستان کے بنیادی قوانین

(حصہ سوئم)

فہرست

صفحہ نمبر	فہرست
03	کم عمری کی شادی کی ممانعت اور خلاف ورزی کی سزا
05	حکم امتناعی عارضی اور حکم امتناعی دوامی کے حصول کا طریقہ کار
08	عدالت کی جانب سے دلائے جانے والا اصل خرچہ اور خرچہ برائے تلافی نقصان
12	خالص خوراک (Pure Food) کا قانون مجریہ ۱۹۶۰ء
18	عقد ثانی کیلئے ضروری شرائط اور طریقہ کار
20	جھوٹی گواہی اور اس کے اثرات
24	قانون معاہدہ (The Contract Act, 1872) کے لوازمات
30	بدنیتی سے چیک کے اجراء کی سزا
34	ٹریفک کو منضبط کرنے کا قانون و طریقہ کار
41	عدالتی کاروائی کی نقول کے حصول کا طریقہ کار

All rights reserved ©2002-2006

”پاکستان کے بنیادی قوانین“ ﴿حصہ سوئم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2006 © Copyright www.nayaab.net

صارف کے قانونی حقوق	44
طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضابطہ اخلاق اور مجرمانہ غفلت کی صورت میں کاروائی کا طریقہ کار	47
وفاقی سرکاری ملازمین اور ان کے کنبوں کی امداد کیلئے بہبود و اجتماعی بیمہ فنڈ سکیمیں	60
پبلک مقامات پر تمباکو نوشی کی ممانعت کا قانون	67
احترام رمضان آرڈیننس 1981	70
ٹیکس محتسب کے پاس شکایات کے اندراج و پیروی کا طریقہ کار	72

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
اقبال سائبر لائبریری
©2002-2006

کم عمری کی شادی کی ممانعت اور خلاف ورزی کی سزا

قانون امتناع شادی بچگان ۱۹۲۹ء (Child Marriage Restraint Act, 1929) کے تحت کم عمر بچوں کی شادی کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس قانون کا اطلاق ہر اس پاکستانی شہری پر ہوتا ہے جو اندرون ملک یا بیرون ملک کہیں بھی اس قانون کے تحت جرم کا ارتکاب کرے گا۔ اسی طرح اس قانون کا اطلاق اس غیر ملکی شہری پر بھی ہو گا جو پاکستان کے اندر اس قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔

اس قانون کی دفعہ ۲ کی رو سے بچے کی شادی سے مراد ہر وہ شادی ہے جس کا کوئی بھی فریق بچہ ہو اور اس کی عمر لڑکے کی صورت میں ۱۸ سال اور لڑکی کی صورت میں ۱۶ سال سے کم ہو۔

سزا:۔

۱۔ اس قانون کی دفعہ ۴ کی رو سے اگر ۱۸ سال سے زائد عمر کا کوئی شخص کسی نابالغ یعنی ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو وہ ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

۲۔ اسی طرح دفعہ ۵ کی رو سے ہر وہ شخص بھی ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا جو اس قانون کے تحت جرم کے زمرے میں آنے والی شادی انجام دیتا ہے یا اس کا اہتمام کرتا ہے یا اس کی ہدایت کرتا ہے الا یہ کہ وہ ثابت کرے کہ معقول وجوہات کی بناء پر اسے یقین تھا کہ اس شادی کا کوئی فریق بچہ نہیں ہے۔

۳۔ اسی طرح دفعہ ۶ کی رو سے اگر کوئی نابالغ خود شادی منعقد کرتا ہے تو اس کے والدین، ولی یا کوئی بھی شخص جو قانونی یا غیر قانونی حیثیت سے اس کی ذمہ داری اٹھانے یا ایسی شادی کے سلسلے میں بات آگے بڑھانے میں کوئی کردار ادا کرتا ہے یا اس کے انعقاد کی اجازت دیتا ہے یا اپنی غفلت کی وجہ سے اس سے منع کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی تاہم کسی عورت کو قید کی سزا نہیں دی جائے گی، البتہ اسے جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

واضح ہو کہ قانون کے مطابق ایسی شادی منعقد ہونے کی صورت میں اس بچے کی ذمہ داری اٹھانے والے مذکورہ افراد میں سے کوئی بھی فرد اپنی غفلت کی وجہ سے اس سے منع کرنے میں ناکامی کے جرم کا ذمہ دار گردانا جائے گا الا یہ کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کر سکے۔

اختیار سماعت:۔

دفعہ ۸ کی رو سے اس قانون کے تحت کسی بھی جرم کی سماعت مجسٹریٹ درجہ اول کرے گا۔ دفعہ ۹ کی رو سے ایسے کسی جرم کی سماعت یونین کونسل کی شکایت پر اور کسی جگہ یونین کونسل نہ ہونے کی صورت میں صوبائی حکومت کی طرف سے مقررہ اتھارٹی کی شکایت پر کی جائے گی البتہ ایسی سماعت جرم کے ارتکاب پر ایک سال گذرنے کے بعد نہیں کی جاسکتی۔ دفعہ ۱۰ کی رو سے اس قانون کے تحت کسی جرم کی سماعت کرنے والی عدالت اس کی تحقیقات از خود کر سکتی ہے یا کسی ماتحت مجسٹریٹ کو اس کی ہدایت کر سکتی ہے۔

کم عمری کی شادی کے انعقاد کے خلاف اجرائے حکم امتناعی:۔

دفعہ ۱۲ کی رو سے اگر عدالت استغاثے میں دی ہوئی معلومات یا کسی بھی موصولہ اطلاع پر اس نتیجے پر پہنچے کہ اس قانون کے احکام کے برخلاف کسی بچے کی شادی کا انتظام کیا گیا ہے یا ایسی شادی منعقد ہونے والی ہے تو وہ ایسی شادی کو روکنے کیلئے دفعات ۴، ۵ اور ۶ میں مذکور کسی بھی فریقین شادی کے فریق، اسکے والدین، ولی یا بچے کی ذمہ داری اٹھانے والے کسی بھی فرد کو حکم امتناعی جاری کر سکتی ہے۔ تاہم اس کیلئے ضروری ہے کہ عدالت نے پہلے ایسے شخص کو نوٹس جاری کیا ہو اور اسے اس حکم امتناعی کے خلاف اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا ہو۔ عدالت از خود یا متاثرہ شخص کی درخواست پر اس دفعہ کے تحت جاری کردہ کوئی بھی حکم منسوخ یا تبدیل کر سکتی ہے تاہم درخواست کلی یا جزوی طور پر مسترد کرنے کی صورت میں عدالت اس کی وجوہات قلمبند کرے گی۔ اس دفعہ کے تحت جاری کردہ حکم امتناعی کی حکم عدولی کی صورت میں متعلقہ شخص کو تین ماہ قید یا ایک ہزار

روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں البتہ کسی خاتون کو قید کی سزا نہیں دی جائے گی تاہم اسے جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔

حکم امتناعی عارضی اور حکم امتناعی دوامی کے حصول کا طریقہ کار

ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۹۰۸ء کے تحت مجاز عدالت مدعی کے استحقاق کو محفوظ کرنے اور اسے فریق مخالف کی غیر قانونی کاروائیوں سے بچانے کیلئے فوری دادرسی بصورت حکم امتناعی عارضی دے سکتی ہے تا کہ مدعی کو ہونے والے ممکنہ نقصانات سے بچایا جا سکے۔ ایسے حکم کو عارضی حکم امتناعی (temporary injunction) کہا جاتا ہے۔ عارضی حکم امتناعی جاری کرتے وقت عدالت اس بات کا اطمینان کرتی ہے دعویٰ میں جو واقعات اور مواد پیش کئے گئے ہیں وہ دعویٰ کے فیصلہ کرنے کیلئے کافی ہیں یا نہیں اور اگر یہ حکم امتناعی جاری نہ کیا گیا تو مدعی کو ناقابل تلافی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں عدالت ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے آرڈر ۳۹ رول ا کے تحت حکم امتناعی جاری کرتی ہے تا کہ فریق

مخالف مقدمہ کے فیصلہ ہونے سے موجودہ صورت حال میں کوئی تبدیلی نہ کرے جس سے ڈگری کے غیر مؤثر ہونے کا احتمال ہو۔ اسی طرح کوئی شخص قانون دادرسی مختص کی دفعہ ۴۲ کے تحت اپنی قانونی حیثیت یا کسی جائیداد کی بابت اس کے حق سے اگر انکار کے جارہا ہو تو متاثرہ شخص بذریعہ قانونی نالش اپنے حق کو بذریعہ عدالت تسلیم کرواسکتا ہے یا اسے بذریعہ استقرار حق حاصل کرسکتا ہے اور وہ اپنی اس بابت حکم امتناعی دوامی حاصل کرسکتا ہے۔

جن صورتوں میں عدالت حکم دوامی صادر کرسکتی ہے:

قانون دادرسی مختص (The Specific Relief Act) مجریہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۵۴ کے تحت عدالت حکم امتناعی دوامی اس صورت میں صادر کرتی ہے جب مدعی کے حقوق، جائیداد، کاپی رائٹ، استفادہ، حقوق آسائش کے تصرف میں کسی قسم کی مداخلت ہورہی ہو یا مداخلت کی دھمکی دی جارہی ہو یہ حکم مدعی کی استدعا پر مدعا علیہ کے خلاف اس وقت دیا جاتا ہے جب عدالت مقدمہ کا قطعی اور آخری فیصلہ صادر کرتی ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ مدعا علیہ ایسے فعل کے کرنے سے دوامًا باز رہے جو مدعی کے حقوق کے خلاف ہو۔ مثلاً مندرجہ ذیل صورتوں میں حکم دوامی صادر جاری ہوسکتا ہے۔

۱۔ جب کہ مدعا علیہ، مدعی کی جائیداد کا نگران ہو اور وہ اس کے مفاد کے خلاف کام کررہا ہو۔

(Where the defendent is trustee of the property of plaintiff)

۲۔ جب مداخلت کی بناء پر مدعی کو نا قابل تلافی نقصان ہورہا ہو۔

۳۔ جہاں قانون شکنی یا کسی کے ذاتی حقوق پر ایسی ضرب لگنے کا اندیشہ ہو جس کے معاوضہ کا اندازہ مالی صورت میں لگانا مشکل ہو۔

۴۔ جہاں اس بات کا امکان ہو کہ مالی معاوضہ کی صورت میں دادرسی حاصل نہیں ہوسکے گی یا

۵۔ ایک ہی معاملہ پر بہت سے مقدمات کی بھرمار کو روکنے کیلئے یا ممکنہ

© Copyright www.nayaab.net

طور پر صادر ہونے والی ڈگری سے حقوق متاثر ہونے کا اندیشہ ہو
تو ایسی صورت میں متاثرہ شخص حکم امتناعی دوامی کیلئے درخواست
گذار ہوسکتا ہے۔

البتہ قانون دادرسی مجریہ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۵۶ کے تحت عدالت مندرجہ ذیل صورتوں میں حکم امتناعی صادر کرسکتی ہے۔

درخواست برائے حکم امتناعی:

۱۔ کسی عدالتی کاروائی کو روکنے،

۲۔ کسی ایسی عدالت کی کاروائی کو روکنے کیلئے جو اس عدالت کے ماتحت نہ ہو جس نے حکم امتناعی صادر کیا ہو،

۳۔ کسی شخص کو قانون ساز ادارے کے پاس جانے سے روکنے،

۴۔ وفاقی یا صوبائی حکومت کے کسی ادارے کو اس کے فرائض سے روکنے،

۵۔ کسی فوجداری مقدمہ کی کاروائی کو روکنے،

۶۔ کسی ایسے معاہدہ کی خلاف ورزی رکوانے کیلئے جس کو لاگو نہ کیا جا سکے،

۷۔ جبکہ واقعات مقدمہ میں درخواست گذار کی ذاتی غرض یا مفاد شامل نہ ہو،

۸۔ کسی ایسے امر سے بوجوہ باعث تکلیف رکوانا جس کے بارے میں یہ یقین نہ کیا گیا ہو کہ یہ امر باعث تکلیف ہے،

۹۔ جب کسی فریق یا اس کے ایجنٹ کا اپنا رویہ یا عمل ایسا ہو کہ جو اسے عدالت کی معاونت سے محروم کردے یا کرنے کیلئے کافی ہو

تو ایسے شخص کیلئے حکم امتناعی جاری نہیں کیا جا سکتا، جبکہ مطلوبہ دادرسی حاصل کرنے کیلئے دیگر موثر قانونی ذرائع موجود ہوں۔

درخواست برائے حکم امتناعی دائر کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس عدالت میں دعویٰ دائر کیا جائے کیونکہ بغیر دعویٰ دائر کئے درخواست حکم امتناعی دائر نہیں ہوسکتی۔

حکم امتناعی تبدیل، فسخ یا واپس لیا جاسکتا ہے:

اگر حکم امتناعی یک طرفہ طور پر جاری کیا گیا ہو یا حکم امتناعی جاری کرنے کے بعد نئے حالات پیدا ہو گئے ہوں جن پر عدالت غور کرنا چاہتی ہو تو عدالت پہلے سے جاری شدہ حکم کو منسوخ کر سکتی ہے۔ ایسا حکم ہر فریق کی درخواست پر دیا جاسکتا ہے جو کہ عدالت کے حکم سے غیر موثر ہو۔

خلاف ورزی کی سزا:

حکم امتناعی کی خلاف ورزی توہین عدالت کے زمرہ میں آتی ہے اور اسی طریقہ سے قابل سزا ہے۔

عدالت کی جانب سے دلائے جانے والا اصل خرچہ اور خرچہ برائے تلافی نقصان

حصول انصاف ہر انسان کا بنیادی حق ہے اور اس حق کے حصول میں جہاں اور بہت سی دشواریاں پیش آتی ہیں وہاں مقدمہ پر اٹھنے والے اخراجات خود ایک بھاری پتھر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ عام قسم کے مقدمات میں بھی مدعی کو بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں نہ صرف مدعی بلکہ مدعا علیہ کو بھی اپنے دفاع میں اسی طرح کی مشکلات و اخراجات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عام حالات میں کوئی آدمی محض شوق کی خاطر دیوانی عدالت سے رجوع نہیں کرتا اسی طرح مدعا علیہ دائر شدہ دعویٰ خواہ وہ قانونی اور واقعاتی طور پر کتنا ہی غلط اور بے بنیاد کیوں نہ ہو اس کا دفاع کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

تاہم نظام قانون میں سقم ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات کوئی شخص

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' (حصہ سوئم) انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

اپنے مخالف فریق کو محض تکلیف دینے اور ہراساں کرنے کیلئے اس کے خلاف دعویٰ دائر کردیتا ہے اسی طرح یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مبنی بر حقیقت دعویٰ جات میں بھی مدعا علیہ تکلیف دہ حالات سے گذرتا ہے جس میں مدعی مبنی بر شرارت واقعات کی بنیاد پر مدعا علیہ کو حتی الامکان پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جان بوجھ کر ان بے تعلق اور شر انگیز واقعات سے فریق مخالف کو نقصان یا ذہنی کوفت پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ان حالات میں اگر عدالت اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ فریقین میں سے کسی نے عدالت اور ضابطہ قانون کے غلط استعمال سے فریق ثانی کو نقصان یا ایذا رسانی کی ہو تو ایسی صورت میں عدالت دیوانی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 35 اور 35-A کے تحت فریقین میں سے جس کو حقدار سمجھے اصل خرچہ اور ہرجانہ خاص کی صورت میں مناسب معاوضہ دینے کا اختیار رکھتی ہے جو ان حالات میں دیا جاسکتا ہے۔

اول: خرچہ زیر دفعہ ۳۵ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء:

عدالت کی جانب سے دلائے جانے والا خرچہ یا تو خرچہ برائے تلافی نقصان ہوسکتا ہے یا اصل خرچہ جو اپنے موقف کو کامیابی سے ثابت کرنے والے فریق کو دلایا جاتا ہے جس میں وکیل کی فیس بھی شامل ہوسکتی ہے بشرطیکہ وکیل نے وصول فیس کا سرٹیفکیٹ دیا ہو یہ خرچہ دلوانا عدالت کی صوابدید پر ہے جو ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۳۵ کے تحت چند شرائط کے تحت دلایا جاتا ہے جس میں عدالت اس کا تعین بھی کردیتی ہے کہ یہ خرچہ کون ادا کرے گا یا کس کی جائیداد سے اور کس حد تک یہ خرچہ وصول کروایا جائے گا

۲۔ اگر کسی وجہ سے عدالت یہ خرچہ دعویٰ میں کامیاب ہونے والے فریق کو نہ دلوانے کا حکم صادر کرے گی تو عدالت اس کی وجہ قلم بند کرنے کی پابند ہے۔

۳۔ اس کے علاوہ عدالت خرچہ پر چھ فی صدی سالانہ کے حساب سے منافع بھی دلوا سکتی ہے اور ایسا منافع خرچہ میں شامل کیا جائے گا اور اسی طرح قابل وصول (recoverable) ہوگا۔

اپیل:

جب کسی عدالتی فیصلہ میں خرچہ کی بابت ہدایات ایک قابل اپیل حکم میں صادر کی گئی ہوں تو خرچہ کے حکم کے حصہ کی حد تک اپیل دائر کی جاسکتی ہے۔جبکہ ناقابل اپیل حکم کے خلاف نگرانی کی درخواست کی جاسکتی ہے۔

دوئم: زیر دفعہ 35-A ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء جھوٹے اور تنگ کرنے والے مقدمات میں ہرجانہ:

جب دفعہ ۳۵ کے تحت دلوایا جانے والا خرچہ مناسب تلافی نہ کرسکتا ہوتو عدالت ان کے علاوہ کامیاب ہونے والے فریق کو خرچہ برائے تلافی بھی دلوا سکتی ہے۔

اس دفعہ کے تحت دلوائے جانے والے خرچہ کے باوجود ایک دعویٰ برائے ہرجانہ بربنائے مقدمہ برائے ایذارسانی دائر کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ 35-A کے تحت کوئی فریق کسی مقدمہ، دیگر کاروائی یا حکم نامہ کے اجراء کی کاروائی کے دوران ایسا اعتراض کرے جو حقیقت پر مبنی نہ ہو وہ جھوٹ پر مبنی ہو یا کسی فریق کو محض تنگ کرنے کے لئے دائر کیا گیا ہو تو ایسی صورت میں اگر عدالت کو تسلی ہو جاتی ہے کہ یہ مطالبات جھوٹ اور ایذارسانی پر مبنی ہیں، تو اس فریق سے جس نے ایسا جھوٹا مقدمہ یا دعویٰ دائر کیا تھا بطور ہرجانہ خاص خرچہ دلانے کا حکم صادر کرسکتی ہے۔

کوئی بھی عدالت ایسا خرچہ جو بطور ہرجانہ خاص کے حکم کے تحت ہو تو اپنے مالی اختیارات (pecuniary jurisdiction) کی حد میں رہتے ہوئے ۲۵ ہزار روپے تک کا ہرجانہ خاص دلانے کا حکم صادر کرسکتی ہے اس کے علاوہ کسی فریق جسکے خلاف ایسی ادائیگی کا حکم ہوا ہو وہ اس جھوٹے مقدمہ یا جھوٹے جواب دہی کی نسبت فوجداری جرم سے بری الزمہ (exempted) نہ ہوگا۔

اپیل:

ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۸۰۹ء کی دفعہ ۱۰۴ کے تحت اس دفعہ 35- A

کے مطابق صادر کیے گئے حکم کے خلاف اپیل دائر کی جا سکتی ہے الا یہ کہ ایسا حکم کسی ایسی عدالت نے صادر کیا ہو جسکے فیصلے کے خلاف اپیل نہ کی جا سکے مثلاً عدالت خفیفہ (Court of Small Claim) یا ہائی کورٹ نے صادر کیا ہو۔ واضح رہے کہ جہاں 35-A کے تحت خرچہ کی ادائیگی سے انکار کیا گیا ہو وہاں بھی اپیل دائر نہیں کی جا سکتی جبکہ اس دفعہ کے بارے میں دوسری اپیل بھی دائر نہیں کی جا سکتی۔

خرچہ زیر دفعہ 35 اور زیر دفعہ 35-A ضابطہ دیوانی کا فرق:

اول الذکر حالات میں عدالت دعویٰ خارج کرنے کے وقت مدعا علیہ کے اس دعویٰ میں دفاع میں کیے گئے خرچہ بمہ کورٹ فیس، وکیل کی فیس اور گواہان کا خرچہ وغیرہ، جو درحقیقت خرچ ہوئے ہوں دلوانے کا حکم صادر کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ عدالت مدعا علیہ سے وہ تمام اخراجات بھی دلوا سکتی ہے جو مدعا علیہ کے غلط انکار کی صورت میں مدعی کو برداشت کرنا پڑے تھے۔

جبکہ ہرجانہ خاص 35-A کے تحت ان صورتوں میں دلوایا جا سکتا ہے جہاں فریقین عرضی دعویٰ، جواب دعویٰ کسی درخواست یا شہادت کے ذریعہ کوئی ایسا مواد ریکارڈ پر لائیں یا لانے کی کوشش کریں جو نہ صرف مقدمہ سے غیر متعلق ہو بلکہ اس کا مقصد فریق ثانی کی شہرت کو نقصان پہنچانا یا اس کے خاندان کو ذہنی کوفت دینا مقصود ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مدعا علیہ کو جو حق دفاع یا مدعی کو جو بھی بنائے دعویٰ حاصل ہے اس کا ذکر نہ کیا جائے تاہم جو فریق مقدمہ کی کاروائی کو جان بوجھ کر اس انداز سے استعمال کرے کہ فریق ثانی کو ذاتی یا مالی حیثیت میں نقصان پہنچانا مقصود ہو تو اس قسم کی پریکٹس کی حوصلہ شکنی کیلئے ضروری ہے کہ عدالت ہرجانہ خاص کے ذریعہ اس فریق کے نقصان کا ازالہ کرے مثال کے طور پر اگر باہمی وراثت کی تقسیم میں کوئی فریق جان بوجھ کر دوسرے فریق کی ولدیت (legtimacy) محض مقدمہ کو طول دینے اور اسے ذہنی کوفت پہنچانے کیلئے ایسا اعتراض کرے تو عدالت اس قسم کے اعتراض کو فریقین کی شہادت سننے کے بعد دور کرنے کے پر متاثرہ فریق کو ہرجانہ خاص ادا

کئے جانے کا حکم صادر کر سکتی ہے۔

ہرجانہ خاص کی صورت میں عدالت رقم کا تعین کرتے وقت متاثرہ فریق کی سماجی اور مالی حیثیت کو سامنے رکھتی ہے اور یہ امر بھی نظر میں رکھا جاتا ہے کہ فریق ثانی کی بے بنیاد (frivoloeus) موقف یا اس کے الزامات میں کس قدر شخصی یا مالی نقصان کیا ہے اور اسکا اصل نقصان (actual damages) کی تلافی ہرجانے کی صورت میں کتنی ہونی چاہئے۔

خالص خوراک (Pure Food) کا قانون مجریہ

۱۹۶۰ء

خوراک زندگی قائم رکھنے کیلئے ایک اہم جزو ہے جس پر انسانی زندگی اور صحت کا دارومدار ہے۔ اسی طرح اشیاء خوراک کی تجارت کرنے والوں کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو خالص اشیاء خوراک فروخت کریں اس مقصد کیلئے حکومت نے خالص خوراک کا قانون مجریہ ۱۹۶۰ء (Pure Food Ordinance) نافذ کیا ہے جس کے تحت اشیاء خوردونوش کی تیاری، فروخت اور ان میں ملاوٹ یا مضر صحت اجزاء کے شمول سے بچانے کا ایک واضح طریقہ کار دیا گیا ہے جس پر عمل درآمد نہ صرف اشیاء خوراک تیار کرنے والوں کی قانونی ذمہ داری ہے بلکہ اس کی خلاف ورزی تعزیر جرم ہے۔

اس قانون کے تحت کوئی بھی شخص جو اشیاء خوردونوش کے بنانے،

فروخت کرنے یا ترسیل سے متعلق کاروبار کرتا ہے اس کیلئے لازمی ہے کہ ان اشیاء کی تیاری میں نہ تو کوئی ایسی مضر صحت شے کو استعمال کرے گا جو انسانی زندگی کیلئے خطرہ کا باعث بن سکتی ہو نہ اس کا ذخیرہ کرے گا اور نہ ہی اسے دوسرے شخص کو فروخت کیلئے ارسال کرے گا۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ ان اشیاء کی تیاری میں قانون میں دیئے گئے ضوابط کا خیال رکھے گا اور کوئی ایسا رنگ، پاؤڈر یا کسی ایسے جز کو شامل نہیں کرے گا جس کی قانون اجازت نہ دیتا ہو یا وہ شے مطلوبہ قانونی معیار کے مطابق تیار نہ کی گئی ہو۔ اور نہ ہی کسی ایسی غیر معیاری چیز کو کسی معیاری تجارتی ادارے کے نام سے منسوب کر کے فروخت نہیں کرے گا جو در حقیقت اس کمپنی کی تیار کردہ نہ ہو۔

اگر کوئی تیار کنندہ دودھ یا دودھ سے بنی اشیاء میں کسی ایسی چیز کی ملاوٹ کرتا ہے جو انسانی زندگی کیلئے خطرہ کا باعث بن سکتی ہو یا کھانے پینے کی وہ اشیاء جنہیں ڈبوں میں یا بوتلوں میں بند کیا جانا ضروری ہو معیار کے مطابق بند نہیں کرتا اور انہیں اس طرح سے کھلے عام فروخت کرتا ہے جس سے اس شے کی افادیت کم یا ضائع ہو سکتی ہو تو وہ مستوجب سزا ہو گا لیکن اگر کوئی شخص دوبارہ ان ہدایات کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ دوسری بار جرم پر اضافی سزا کا مستوجب ہو گا۔

اس قانون کے تحت اگر کوئی شخص اشیاء خورد و نوش تیار کرتا ہے یا اس کی خرید و فروخت کرتا ہے یا کسی ایجنٹ سے کرواتا ہو تو اس کیلئے لازمی ہے کہ کسی قسم کی غلط بیانی نہیں کرے گا اور نہ ہی اشیاء صرف بنانے کے عمل میں کسی ایسے رنگ، پاؤڈر یا کسی ایسے جز کو استعمال کرے گا جو قانون کے مقرر کردہ معیار کے مطابق نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز اس میں شامل کرے گا جو مضر صحت ہو۔ ایسی تمام اشیاء خورد و نوش کو نہ وہ ذخیرہ کر سکتا ہے نہ ہی وہ خرید و فروخت کی غرض سے اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان احکامات کی پابندی کرنے میں ناکام رہتا ہے یا دانستہ ان کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کاروائی کی جا سکتی ہے۔

کوئی شخص نہ تو خوراک کے بارے میں غلط ضمانت دے گا نہ ہی

غیر معیاری شے فروخت کرے گا

کوئی شخص نہ تو کوئی ایسی چیز تیار کر سکتا ہے نہ اس کو فروخت کرنے کی غرض سے ذخیرہ کر سکتا ہے جو کسی طور بھی ملاوٹ شدہ ہو اور نہ ہی غلط تجارتی نام سے فروخت کر سکتا ہے جس سے لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہو کہ یہ مطلوبہ برانڈ کی چیز ہے، وہ کوئی ایسی خوراک جو اپنی کوالٹی یا اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے ناقص ہو یا اس میں ناقص اشیاء کی ملاوٹ کی گئی ہو، فروخت نہیں کر سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس قانون کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔ ایسی اشیا جس کی پیکنگ کرنا ضروری ہو اور اس کو کھلا بیچنا منع ہے الا یہ کہ وہ مقرر کردہ حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہو مثلاً کھلی مارجرین، مکھن، بناسپتی گھی، کھانے کا تیل وغیرہ ایسی اشیاء ہیں جن کا پیکنگ کے بغیر فروخت کرنا ممنوع اور خلاف قانون ہے۔ ان اشیاء کی تیاری، مکس کرنے اور انہیں کولڈ سٹوریج میں ذخیرہ کرنے، مشروبات کی پیکنگ کیلئے قانون کے تحت تمام لوازمات پورے نہیں کرتا تو ایسا شخص اس قانون کی دفعہ ۲۳ کے تحت ایک سال قید اور ایک ہزار روپے سے دو ہزار روپے جرمانے تک کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

اشیاء صرف کی تیاری۔ سٹور کرنے اور فروخت کرنے کیلئے لائسنس کا حصول:

اس قانون کی دفعہ ۱۱ کے تحت اشیاء خورد و نوش کی تیاری، ذخیرہ کرنے اور انہیں فروخت کرنے کیلئے لائسنس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ بغیر لائسنس حاصل کئے کسی اشیاء صرف کی تیاری یا انہیں بوتلوں میں بند کرنے، یا اس سے متعلق کسی عمل کو جاری رکھنے، بیکری کا سامان بنانے یا ہوٹل، ریسٹورنٹ بنانے کیلئے بھی لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے اور اس کی تجدید قانون کے تحت ہر سال ضروری ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس کی تجدید نہیں ہو سکتی اور جاری شدہ لائسنس منسوخ ہو سکتا ہے جبکہ مالک یا لائسنس یافتہ شخص زیر دفعہ ۱۲ کے تحت رجسٹر نہ رکھے یا وہ جگہ جہاں وہ کاروبار کرتا ہو وضع کی گئی شرائط اور حالات کے مطابق معیاری نہ

© Copyright www.nayaab.net

ہو جو اس لائسنس کی تجدید کیلئے ضروری ہیں یا اس قانون کے تحت سزا یافتہ ہو۔ وہ تھوک فروش جو وناسپتی گھی، چربی، مارجرین، مچھلی کا تیل، مسٹرڈ آئل یا دیگر پکانے کا تیل وغیرہ کا کاروبار کرتے ہوں، اسی طرح بیکری سے متعلق اشیاء، ڈیری فارم، ہوٹل، ریسٹورنٹ وغیرہ کے کاروبار کیلئے بھی لائسنس کا حصول ضروری ہے اور اس کیلئے لازمی ہے کہ وہ رجسٹر رکھیں جس میں تمام تفصیلات درج کریں تا کہ اس قانون کے تحت مقرر کردہ فوڈ انسپکٹر دیکھ سکیں۔ کھانے پینے کی ایسی تمام اشیاء کی خرید وفروخت یا فروخت کی نیت سے ذخیرہ اندوزی اس وقت تک ممکن نہ ہے جب تک کہ اس مقصد کیلئے اجازت نامہ یا لائسنس حاصل نہ کیا گیا ہو۔

فوڈ پوائزننگ کا احتمال اور اس کی روک تھام کی تدابیر

کوئی بھی ہیلتھ آفیسر یا انسپکٹر جس کو اس بات کا احتمال ہو از خود یا کسی صارف کی شکایت پر کہ کسی خوراک میں زہریلے اثرات پائے جاتے ہیں جس سے (food posioning) کا احتمال ہے یا اس میں کوئی ایسے کیمیائی اثرات مرتب ہو گئے ہیں جو کہ انسانی صحت کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں اس خوراک کا کیمیائی تجزیہ کرایا جا سکتا ہے اور جس شخص کے قبضہ سے یہ اشیاء دستیاب ہوئی ہوں تو اس کو نوٹس دیا جائے گا اور متعلقہ خوراک کے نمونے سے حتمی نتائج حاصل کرنے کے بعد اس کی خرید وفروخت کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔

اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی ڈیری فارم سے حاصل کئے گئے دودھ میں ایسے بیکٹیریا موجود ہیں جنکی وجہ سے ٹی۔ بی کا مرض ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں اس ڈیری فارم کے مالک کو متعلقہ ڈیری فارم سے دودھ کی سپلائی سے روک دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہیلتھ آفیسر کسی بھی ریسٹورنٹ، مٹھائی کی دوکان، ہوٹل یا کوئی اور ایسی جگہ جہاں اشیاء خرد ونوش کی خرید وفروخت ہوتی ہو کے مالک کو نوٹس دے گا کہ وہ ان اشیاء کے بارے میں اس بات کا مصدقہ ثبوت دے کہ یہ انسانی صحت کیلئے اور کھانے پینے کے لحاظ سے حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق ہے، اور اس سے کسی قسم کی متعدی بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے، اس بات کا

ثبوت پیش کرنا لازمی ہوگا۔ اگر ڈیری فارم کے مالک نے دودھ میں کسی قسم کی شکایت نہ ہونے کا ثبوت دے دیا اور ہیلتھ آفیسر اس بات سے مطمئن ہے تو ایسی صورت میں نوٹس واپس لیا جاسکتا ہے۔

انسپکٹر کے فرائض اور خوراک کا تجزیہ

انسپکٹر خوراک کسی خوراک کا تجزیہ کسی صارف کی شکایت موصول ہونے پر یا ازخود نوٹس لیتے ہوئے کرواسکتا ہے۔ اس مقصد کیلئے کسی ایسی vehicle کو جس میں ایسی اشیاء ایک جگہ سے دوسری جگہ لائی جارہی ہو یا کسی پیکٹ میں بند اشیاء کو جس کو بھیجنے کیلئے لایا جارہا ہو اگر یہ گمان ہو کہ یہ تمام اشیاء یا ان میں سے کچھ اشیاء مضر صحت یا غیر معیاری ہیں اور انسانی صحت کیلئے مضر ثابت ہوسکتی ہیں یا ان اشیاء میں استعمال ہونے والے اجزاء یا عناصر ٹھیک نہیں تو ایسی صورت میں ان کو روک سکتا ہے یا تلاشی لے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں کسی مارکیٹ، گودام، دوکان، سٹال یا ریڑھی یا کسی بھی ایسی جگہ جہاں کھانے پینے کی اشیاء فروخت ہوتی یا خریدی جاتی ہوں یا تیار کی جاتی ہوں وہاں سے کسی ایسی چیز کا نمونہ برائے تجزیہ حاصل کرسکتا ہے اور ایسی جگہوں کا معائنہ کرسکتا ہے ان تمام امور کے دوران اگر وہ یہ محسوس کرے کہ یہاں بننے یا فروخت ہونے والی یا اسٹور کی ہوئی اشیاء مضر صحت ہیں ایسی صورت میں ان اشیاء کو وہاں سے فوری طور پر ہٹانے کا کہہ سکتا ہے تا کہ کسی صورت ان کو استعمال میں نہ لایا جاسکے اور ایسے مالکان یا وہ افراد جن کے قبضہ سے یہ اشیاء حاصل کی گئی ہوں، ان کو نوٹس دینے کے بعد ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی عمل میں لائی جاسکتی ہے اور ایسی تمام اشیاء کی تفصیل تیار کرے گا جس کی ایک کاپی وہاں موقع پر موجود افراد یا مالکان کو بھی دی جائے گی۔

ایسی صورت میں کوئی بھی متاثرہ فریق یا مالک ۷ دن کے اندر اپنے علاقے کے مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم کو درخواست دے سکتا ہے جو بذریعہ انکوائری انسپکٹر کے نوٹس کی تصدیق یا تردید کرے گی۔ جس کے بعد قبضہ میں لی گئی تمام اشیاء خوردونوش کو یا ان میں سے کچھ اشیاء کی فروخت یا نہ فروخت کرنے کی اجازت دے گا اور اجازت نہ ملنے کی

© Copyright

صورت میں ایسی تمام اشیاء کو مالک کے خرچہ پر تلف کردیا جائے گا۔

لیکن اگر مقررہ ۷ دن کی مدت کے اندر اندر مالک کی طرف سے کوئی درخواست مجسٹریٹ کو نہ دی گئی ہو تو فوڈ انسپکٹر کے تحریری نوٹس اور عدالتی کمیشن کے معائنہ کے بعد اشیاء تلف کردی جائیں گی اور متعلقہ شخص قانون کے مطابق قابل مواخذہ ہوگا۔

اس کے علاوہ کوئی بھی شخص انسپکٹر کو تحریری درخواست دے سکتا ہے کہ کسی جگہ پر مضر صحت اشیاء کی دستیابی یا خرید و فروخت ہو رہی ہو تو اس کا نمونہ حاصل کیا جائے اور اس کا لیبارٹری میں تجزیہ اور عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔

قانون کے تحت مقرر کردہ سزائیں

ان تمام امور کی عدم توجہی کی صورت میں جن کا ذکر کیا گیا ہے، قید اور جرمانہ کی سزا لاگو ہو سکتی ہے جس میں ایک دفعہ جرم کرنے پر مالک کو ایک سال قید سخت کی سزا یا جرمانہ جو کہ ۲ ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دوسری مرتبہ جرم کرنے پر یا آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد سے عدم توجہی برتنے پر تین ماہ قید سخت ۲ سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ۵ ہزار سے لے کر ۱۰ ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

تیسری مرتبہ جرم کرنے پر یا کسی قسم کی adultration کرنے پر جو کہ مضر صحت ہو یا اس میں مضر صحت اشیاء ڈالی گئی ہو کی صورت چاہے وہ adultration کے جرم میں پہلی دفعہ ملوث پایا گیا ہو تب اس کو ۳ سال قید سے لے کر ۵ سال تک قید سخت سزا ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ۵ ہزار روپے سے ایک لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' (حصہ سوئم) انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2006

عقد ثانی کیلئے ضروری شرائط اور طریقہ کار

تعدد ازدواج کی صورت میں بعض ممکنہ مسائل کے پیش نظر ایک سے زیادہ شادیوں کو مسلم عائلی قوانین آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ کے تحت بعض شرائط کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔

طریقہ کار:

جو شخص اپنی موجودہ بیوی یا بیویوں کی موجودگی میں اور شادی کرنا چاہے اسکے لئے ثالثی کونسل سے اس کی اجازت لینا ضروری ہے۔ مسلم عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ کی دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ ا کی رو سے کوئی شخص ثالثی کونسل کی پیشگی اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کرے گا اور نہ ھی ایسی منظوری کے بغیر آرڈیننس ھذا کے تحت ایسی کسی شادی کو رجسٹر کیا جائے گا۔ ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے اجازت کیلئے درخواست مقررہ فیس کے ساتھ مقررہ طریقہ کار کے مطابق چیرمین ثالثی کونسل کو پیش کی جائے گی جس میں مجوزہ شادی کی وجوہات بھی بیان کی جائیں گی اور یہ کہ آیا موجودہ بیوی یا بیویوں کی رضامندی حاصل کر لی گئی ہے یا نہیں۔ مسلم عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ کے تحت قواعد کے قاعدہ نمبر ۳ (اے) کی رو سے ایسی درخواست اس یونین کونسل میں دائر کی جائے گی جہاں درخواست دھندہ کی موجودہ بیوی یا ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں وہ بیوی رہائش پزیر ہو جسکے ساتھ اس نے آخر میں شادی کی ہو۔ قاعدہ ۱۵ کے مطابق ایسی تحریری درخواست کے ھمراہ مبلغ ایک سو روپے کی فیس بھی ادا کی جائے گی۔

ثالثی کونسل کی تشکیل و ذمہ داری:

دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ ۳ اور قاعدہ ٦ کی رو سے ذیلی دفعہ ۲ کے تحت دوسری شادی کی اجازت کے لئے درخواست موصول ہونے پر چیرمین سات دن کے اندر تحریری حکم کے ذریعے درخواست دھندہ اور اسکی موجودہ بیوی یا بیویوں کو ایک ایک نمائندہ مقرر کرنے کیلئے کہے گا اور ایسا ہر فریق

اس حکم کے موصول ہونے کے سات دن کے اندر تحریری طور پر اپنا نمائندہ نامزد کرکے اس کی تحریر چیرمین کے حوالے کرے گا یا بذریعہ رجسٹری ڈاک انھیں ارسال کرے گا۔ اس طرح تشکیل پانے والی کونسل یہ تسلی کر لینے کے بعد کہ مجوزہ شادی ضروری اور انصاف پر مبنی ہے مناسب شرائط کے تابع مطلوبہ اجازت عطا کرنے کی مجاز ہوگی جسکی وجوہات فیصلے میں قلمبند کی جائیں گی۔ قاعدہ نمبر ۱۴ کی رو سے اس امر پر غور کرنے کیلئے کہ آیا موجودہ شادی کی موجودگی میں مجوزہ دوسری شادی منصفانہ اور ضروری ہے ثالثی کونسل عام اختیارات کے قطع نظر کہ کیا منصفانہ اور ضروری ہے دیگر کے علاوہ مندرجہ ذیل کی طرف خاص توجہ دے سکتی ہے۔ موجودہ بیوی کا بانجھ پن، جسمانی معذوری، ازدواجی تعلقات کیلئے نا اہلی، حقوق زن وشوئی کی ڈگری سے دانستہ گریز، پاگل پن۔

اپیل:

مسلم عائلی قوانین کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ ۴ اور قاعدہ نمبر ۱۶ کی رو سے کسی بھی فریق کی طرف سے مقررہ طریقہ کار کے مطابق فیصلے کی نگرانی کیلئے درخواست فیصلہ جاری ہونے کے ۳۰ دن کے اندر کلکٹر کو پیش کی جا سکتی ہے جسکا فیصلہ قطعی ہوگا اور اسکے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جا سکے گا۔

بغیر اجازت دوسری شادی کی سزا:

بغیر اجازت دوسری شادی کرنے کی صورت میں موجودہ بیوی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ متعلقہ یونین کونسل میں اس کی شکایت کرے۔ مسلم عائلی قوانین کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ ۵ کی رو سے جو شخص ثالثی کونسل کی اجازت کے بغیر دوسری شادی کرے گا وہ مہر کی تمام رقم خواہ معجل ہو یا غیر معجل موجودہ بیوی یا بیویوں کو ادا کرے گا۔ بصورت دیگر وہ بطور بقایا جات مالگزاری (arrears of land revenue) خاوند کی جائیداد کو فروخت کرکے یا اسکو گرفتار کرکے جیل میں مقررہ عرصہ تک رکھ کر وصول کیا جائے گا۔ نیز شکایت ہونے پر وہ ایک سال تک کیلئے قید محض یا

© Copyright www.nayaab.net

پانچ ہزار روپے جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

جھوٹی گواہی اور اس کے اثرات

لوگوں کے حقوق کے نفاذ (enforcement)، مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانے اور مظلوم کی دادرسی تبھی ممکن ہے جب عدالت قانون کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مقدمات کا فیصلہ کرے اور لوگوں کو انصاف فراہم کرے۔عدالتی انصاف کا ایک اہم تقاضا فریقین اور گواہان (witnesses) کی سچی گواہی ہے۔

جھوٹی گواہی دینا جرم ہے:

جھوٹی گواہی نہ صرف غیر اخلاقی فعل ہے بلکہ قانونی جرم بھی ہے جس کی سماعت ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۴۷۶ کے تحت سرسری طور (summary trial) ہوتی ہے اس کے علاوہ جھوٹی گواہی تعزیرات پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۱۹۲ کے تحت بھی قابل گرفت جرم ہے اگر کسی عدالت کو دوران کاروائی پتہ چل جائے کہ اس کے روبرو کسی

© Copyright www.nayaab.net 2006 ”پاکستان کے بنیادی قوانین“ ﴿حصہ سوئم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

شخص نے جعلسازی کا ارتکاب کیا ہے یا جھوٹی گواہی دی ہے تو عدالت ملزم کے خلاف ضابطہ کی کاروائی کرے گی۔ اسی طرح جھوٹی دستاویزات تیار کرنے اور اسے کسی دیوانی، فوجداری یا عدالت مال میں پیش کرنا بھی قابل تعزیر جرم ہے۔ جس کا اختیار سماعت اس عدالت کو ہے جس کے روبرو مقدمہ زیر سماعت ہو وہ عدالت یا تو ازخود ایسے شخص کے خلاف کاروائی کرسکتی ہے یا کسی بھی متاثرہ درخواست گذار کی طرف سے شکایت آنے پر بھی کرسکتی ہے۔

ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۴۷۶ کے تحت جھوٹی گواہی پر مبنی مقدمات کی سماعت سرسری طور (summary trial) پر ہوتی ہے جبکہ دفعہ ۱۹۱ تعزیرات پاکستان کے تحت قاعدہ سماعت کے بعد سزا دی جاتی ہے۔ جھوٹی گواہی سے مراد ایسی شہادت ہے جس میں کوئی شخص دانستہ طور پر ایسا بیان دے جو جھوٹا ہو اور جس کا اسے علم ہو کہ یہ بیان جھوٹا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اسے سچا قرار دے کر بیان کررہا ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی عدالت کے سامنے جہاں وہ سچ بولنے کا قانونی پابند ہو کوئی ایسا بیان خواہ زبانی ہو یا تحریری جسے وہ باور کرتا ہو کہ یہ بیان جھوٹا ہے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ حقیقت پر مبنی نہیں تو ایسا شخص جھوٹی گواہی دینے کا مجرم ہوگا۔ مثلاً عدالت میں کسی کے خلاف یہ بیان دینا کہ جو تحریر یا دستخط اس کے سامنے ہیں وہ تحریر یا دستخط اسی شخص کے ہیں جس کے خلاف یہ ثبوت استعمال ہورہا ہے جبکہ بیان دینے والا یہ جانتا ہو وہ تحریر یا دستخط متعلقہ شخص کے نہ ہیں یا حلف کی رو سے بیان دینا کہ کوئی شخص کسی خاص وقت، کسی خاص مقام پر موجود تھا، حالانکہ ایسا نہ تھا اور بیان دینے والا اس معاملہ کی نسبت کچھ نہ جانتا تھا۔ یا اگر کوئی مترجم کسی ایسے بیان کی ترجمانی یا ترجمہ کی تصدیق کرتا ہے جو درست نہ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی گواہ، جو قانون حلف کی دفعہ ۱۴ کے تحت سچی گواہی دینے کا پابند ہو ایسا بیان دے جسے وہ جانتا ہو کہ جھوٹ ہے تو وہ زیر دفعہ ۱۹۱ جرم کا مرتکب ہوگا۔

جھوٹی گواہی تیار کرنا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۹۲ کے تحت جھوٹی شہادت کی اقسام اور

ان کی نوعیت مختلف ہیں مثلاً کسی واقعہ کے بارے میں جو حقیقت پر مبنی نہ ہو اسے تیار کرنا تاکہ وہ کسی دیوانی یا فوجداری مقدمہ میں بطور شہادت پیش کی جا سکے یا اگر کسی نے اپنی دکان کی بہی میں جھوٹے اندراج اس غرض سے کیے ہوں کہ وہ ان کو کسی عدالت میں بطور تائیدی شہادت پیش کرے گا تو ایسے تمام جرائم زیر دفعہ ۱۹۲ تعزیرات پاکستان جرم ہیں۔ چند مزید جرائم کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

(۱)۔ کسی واقعہ کو وجود میں لانا مثلاً کسی کتاب، ریکارڈ میں غلط اندراج کرنا یا کسی غلط بیان پر مبنی کوئی دستاویز بنانا۔

(۲)۔ ایسا واقعہ، غلط اندراج یا غلط بیان جس سے یہ ثابت کرنا مقصود ہو کہ وہ بطور شہادت کسی عدالتی کاروائی میں یا کسی سرکاری ملازم یا ثالث کے روبرو کاروائی میں پیش کیا جائے گا۔

(۳)۔ ایسا واقعہ، غلط اندراج یا غلط بیان، جو اس طور پر شہادت میں آئے جس سے اس شخص کو جس نے کاروائی میں شہادت پر رائے قائم کرنی ہے، کو مغالطہ میں ڈال دے۔

(۴)۔ کسی ایسے نکتے پر رائے دینا جو کاروائی کے نتیجہ کیلئے اہمیت کا حامل ہو۔

کسی ایسے جرم میں جھوٹی گواہی دینا جس کی سزا موت ہو:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۹۴ کے تحت جو کوئی اس نیت سے جھوٹی گواہی دے کہ اس سے وہ کسی شخص کو ایسے جرم میں ملوث کر کے سزا دلوا سکے یا سزا دلوانے کا باعث بن سکے یا اس بات کا احتمال ہو کہ وہ شخص ایسے جرم میں جس کی سزا موت ہو سکتی ہو تو اس جھوٹی گواہی دینے والے شخص کو عمر قید یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اس کے علاوہ جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر اس جھوٹی گواہی کے نتیجے میں کوئی بے گناہ شخص پھانسی پا جائے تو اس شخص کو جس نے ایسی جھوٹی گواہی دی ہو کو سزائے موت دی یا وہ سزا جو تعزیرات پاکستان میں درج ہے، دی جا سکتی ہے۔

ایسے جرائم میں جھوٹی گواہی دینا جس کی سزا عمر قید یا سات سال

سے زائد ہو:

جو کوئی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۹۵ کے تحت اس نیت سے جھوٹی گواہی دے کہ اس سے وہ کسی شخص کو کسی ایسے جرم میں سزا دلوا سکے جو رائج الوقت قانون کے مطابق سنگین جرم تو نہیں مگر اس کی سزا عمر قید یا سات سال یا اس سے زیادہ ہو سکتی ہے تو اس کو وہ سزا دی جائے گی جو اصل مجرم کو دی جاتی ہے جس نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہو مثلاً کسی کو ڈکیتی کے جرم میں ملوث کرنے کیلئے جھوٹی گواہی دینے کی سزا دس برس تک مع جرمانہ یا قید ہو سکتی ہے۔

اقرار نامہ یا سرٹیفکیٹ (certificate) کو جھوٹا جانتے ہوئے بطور سچا استعمال کرنے کی سزا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۹۸ کے تحت جو کوئی بد نیتی سے کسی ایسے اقرار نامہ کو سچا ظاہر کرے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ یہ سچ پر مبنی نہیں تو اس کو جھوٹی گواہی دینے کی سزا دی جائے گی۔

جرم کے ارتکاب کی شہادت کو غائب کر دینا:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۰۱ کے تحت اگر کوئی شخص جرم کے ارتکاب میں متعلقہ نشانات، علامات اور دیگر ثبوت چھپاتا ہے، مٹاتا ہے یا ان سے متعلق غلط بیانی سے کام لیتا ہے جس سے جرم کی تفتیش میں مشکلات پیدا ہوں جیسے کسی کی لاش یا خون کے دھبے غائب کر دینا یا جعلی تیار کردہ دستاویزات یا ایسی نوعیت کی دیگر اشیاء جن سے ظاہر ہوتا ہو کہ جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہے یا اس کو چھپا دینے سے ملزم کا بنیادی مقصد مجرم کو قانونی سزا سے بچانا مقصود ہو۔ ان حالات میں اگر جرم سنگین نوعیت کا ہو، مثلاً ایسا جرم جس کی سزا موت مقرر ہے تو اس کو مقرر کردہ سزا میں سے کسی ایک قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح اگر اس جرم کی سزا عمر قید ہے یا دس سال تک کی قید کی سزا مقرر ہے تو ایسی صورت میں دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے

اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا یا اگر ایسے جرم کی سزا ایسی قید مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک نہ ہو تو اس شخص کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کیلئے مقرر ہے اور جس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے جو جرم مذکور کیلئے مقرر ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

قانون معاہدہ (The Contract Act, 1872) کے لوازمات

قانونِ معاہدہ کا بڑا مقصد فریقینِ معاہدہ کو چند اصولوں، ہدایات اور احکامات کا پابند بنانا ہے جن کے ذریعے فریقین اپنے لیے حقوق وفرائض کا تعین کرتے ہیں۔معاہدہ میں شامل فریق، معاہدہ کے تحت درج شرائط کے تابع ہوتے ہے اگر کوئی فریق، معاہدہ کی شرائط کی خلاف ورزی کرے تو دوسرا فریق اس کے خلاف قانونی کاروائی کرنے اور اپنے نقصان کا معاوضہ یا ہرجانہ حاصل کرنے کا مجاز ہوتا ہے اور اسے معاہدہ کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی حاصل ہوتا ہے۔

قانونِ معاہدہ کے تحت معاہدہ (contract) ایک واضح اصطلاح ہے جس میں صرف وہی معاہدہ شامل ہے جو تمام قانونی شرائط پوری کرتا ہو یعنی ایسا معاہدہ جو فریقین کی آزادانہ مرضی سے منعقد ہوا ہو جس میں جبر،

© Copyright www.nayaab.net

ناجائز دباؤ، غلط بیانی کا عنصر موجود نہ ہو۔فریقین قانوناً معاہدہ کرنے کے اہل ہوں۔بدل اور مقصد جائز ہو۔تو ایسا معاہدہ قانونی معاہدہ کہلاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر اقرار (agreement) جو قانونی طور پر قابل نفاذ ہو اسے معاہدہ کہتے ہیں اقرار کے چند لوازمات ہیں جب یہ لوازمات پورے کر دیے جاتے ہیں تو اقرار ایک معاہدہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے ورنہ اقرار محض اقرار ہی رہ جاتا ہے

معاہدہ کے لوازمات

ایجاب (offer)

معاہدے کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ ایک فریق ایجاب (offer) کرے جب کوئی شخص کسی امر کے کرنے یا نہ کرنے کی خواہش کا اظہار اس غرض سے کرے کہ دوسرے شخص کی طرف سے اس عمل کے سرانجام دینے یا نہ دینے کی منظوری حاصل ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے ایجاب کیا۔ایجاب تحریری یا زبانی ہو سکتا ہے اور معنوی بھی دوسرے لفظوں میں وہ بیان جو یکطرفہ ہو جس کے لیے دوسرے شخص کی رضامندی حاصل کرنا ضروری نہ ہو ایجاب نہیں ہے اور ایجاب کے بغیر کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا۔ایجاب کی تکمیل اس وقت مکمل ہوتی ہے۔جب وہ اس فریق کے علم میں آ جائے۔جسے ایجاب پیش کیا گیا ہو۔

قبولیت (acceptance)

ایجاب اور قبول لازم وملزوم ہیں۔ایجاب ہوگا تو قبولیت ہوگی ایجاب کو قبول نہ کیا جائے تو کوئی معاہدہ وجود میں نہیں آتا قبولیت کا اظہار زبانی طور پر، بذریعہ تحریر، اشارات کیا جا سکتا ہے۔کسی ایجاب کو عہد میں بدلنے کے لئے ضروری ہے کہ

۱) قبولیت غیر مشروط ہو۔

۲) اس کا اظہار مناسب انداز میں ہو اگر ایجاب کے قبول کرنے کے لئے ایک خاص طریقہ یا میعاد مقرر کی گئی ہو۔تو قبولیت اسی خاص طریقہ یا میعاد کے اندر ہونی چاہیے۔

قبولیت کی تکمیل اس وقت مکمل ہوتی ہے جب قبول کرنے والا اپنی قبولیت کا اظہار کر دیتا ہے

آزادانہ مرضی (free consent)

فریقینِ معاہدہ کی آزاد رضامندی تکمیلِ معاہدہ کے لئے لازم ہے دو افراد کا رضامند ہونا اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ ایک ہی چیز پر ایک ہی مفہوم میں رضامند ہوں۔ اگر کسی فریق معاہدہ کی رضامندی جبر، ناجائز دباؤ، فریب، غلط بیانی اور واقعاتی غلطی سے حاصل کی گئی ہو تو معاہدہ بعض حالات میں باطل اور بعض حالات میں قابلِ تنسیخ (voidable) ہوگا۔ لیکن تنسیخ کا حق اس فریق کو حاصل ہوگا جس کی رضامندی اس طریقے سے حاصل کی گئی ہو۔

اگر معاہدہ کرتے وقت کسی ایک فریق کی نیت معاہدہ پر غیر قانونی طور پر عمل کرنے کی ہو۔ تو اگرچہ معاہدہ قائم رہتا ہے۔ لیکن بری نیت والے کے لئے ناقابلِ نفاذ ہوتا ہے۔ لیکن اگر دونوں فریق کی رضامندی بدنیتی پر مبنی ہو۔ تو معاہدہ قابلِ نفاذ نہیں ہوتا

بدل (consideration)

ہر معاہدہ کے لیئے لازمی ہے کہ وہ کسی بدل کے عوض ہو۔ ایسا اقرار جو بدل کے بغیر ہو نا قابلِ نفاذ ہوتا ہے۔ معاہدہ کی اصل روح غرض یا مقصد اور اس کا بدل ہے۔ دوسرے لفظوں میں کچھ دینا ضروری ہے اور یہی دینا بدل ہے۔ قانون میں یہ اصول مقرر کیا گیا ہے کہ بدل نہیں تو کوئی معاہدہ نہیں بدل کسی بھی شکل میں ہوسکتا ہے۔ یہ ماضی، حال اور مستقبل میں بھی محیط ہو سکتا ہے۔ قانونِ معاہدہ کی رو سے معاہدہ کا بدل کے عوض ہونا ضروری ہے ماسوائے ایسے معاہدے کے جو

۱) فطری محبت اور لگاؤ کے باعث ہو۔

۲) جس میں کوئی شخص اپنی مرضی اور منشاء سے معاہد کے لئے کوئی فعل پہلے سے کر چکا ہو اور بعد ازاں معاہد اس کو کچھ دینے کا عہد کرے۔

۳) زائد المیعاد قرضہ کی مکمل یا جزوی ادائیگی کا تحریری عہد ہو۔

معاہدہ کرنے کا طریقہ کار

معاہدہ تحریری بھی ہوسکتا ہے۔ اور زبانی بھی ۔ جہاں معاہدہ کے جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یہ تحریری ہو اور رجسٹرار کی طرف سے درج رجسٹر ہو تو ایسا معاہدہ اس وقت جائز ہو گا جب وہ تحریری ہو، دستخط شدہ اور ان گواہوں کی طرف سے تصدیق شدہ ہو۔ مثلاً قانونِ انتقال جائداد کے تحت غیر منقولہ جائیداد (immovable property) کی بیع (sale) رہن (mortgage) پٹہ (lease) یا ہبہ (gift) کے معاہدوں کا تحریری اور رجسٹر ہونا ضروری ہے۔

فریقین یعنی کم از کم دو اشخاص کا ہونا

معاہدہ کرنے کے لئے کم از کم دو افراد کا ہونا ضروری ہے ایک ہی فرد اپنے آپ سے معاہدہ نہیں کرسکتا ہے۔

جو شخص ایجاب کرتا ہے اسے معاہد (promisor) اور ایجاب کے قبول کرنے والے کو معاہدلہٗ (promisee) کہتے ہیں لہذا کسی بھی معاہدہ کے لئے لازمی ہے کہ اس میں معاہد اور معاہدلہٗ دونوں شامل ہو۔

گواہان

معاہدہ کرتے وقت گواہ کا ہونا ضروری ہے۔ تا کہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی صورت میں فریقین کے درمیان منصفانہ قانونی کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔

قانونی اہلیت (legal capacity)

قانونِ معاہدہ کے مطابق ہر شخص معاہدہ کرنے کا اہل ہے جو قانون کے مطابق

۱) بالغ ہو

۲) عاقل ہو

۳) قانون کی طرف سے اس پر کوئی پابندی یا ممانعت عائد نہ ہو۔

معاہدہ کے قانونی مقاصد (legal object)

معاہدہ کے لیئے لازم ہے۔ کہ جس مقصد کے لیئے معاہدہ کیا جا رہا ہو وہ قانونی ہو۔ ایسے معاہدے جو از روئے قانون صریحاً یا معنوی طور پر ممنوع ہوں نا قابلِ نفاذ ہوتے ہیں۔ خواہ فریقین کی نیت کیسی بھی ہو۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ہونے والا معاہدہ غیر قانونی یا باطل قرار پائے گا

۱) جو شادی میں رکاوٹ کا باعث ہو۔

۲) جو کسی کاروبار میں رکاوٹ کا باعث ہو۔

۳) جو مانع قانونی کاروائی ہو۔

۴) جس میں غیر یقینی صورتِ حال درپیش ہو۔

۵) جو ناممکن فعل انجام دینے کے لئے ہو۔

۶) جو قمار بازی کے زمرے میں آتا ہو۔

ایسے تمام غیر قانونی اقرار (illegal agreement) چونکہ پہلے دن سے ہی ناجائز ہوتے ہیں لہذا ان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی اور کسی بھی مرحلے پر فریقین کے درمیان کسی قسم کے اثر کے حامل نہیں ہوتے۔

معاہدہ کے قانونی اثرات (legal effects)

معاہدہ شکنی، جس میں ایک فریق اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو متاثرہ فریق کو حق حاصل ہے کہ وہ دادرسی کے لئے مندرجہ ذیل میں سے کوئی راستہ اختیار کرے۔

ا) تنسیخ معاہدہ (rescission/ revocation of the contract)

متاثرہ فریق معاہدہ فسخ کر سکتا ہے اور معاہدہ کی عدم تعمیل کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کے لئے وہ معاہدہ شکن کے خلاف ہرجانہ یا نقصان کا دعوی کر سکتا ہے۔

ب) ہرجانے کا دعوی

متاثرہ فریق معاہدہ شکن کے خلاف تلافی نقصان یا ہرجانہ کا دعوی کر سکتا

ہے۔متاثرہ فریق کو ہرجانہ دلانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ متاثرہ فریق کو اس حالت میں لایا جائے جس میں وہ معاہدہ کی تعمیل کی صورت میں ہوتا۔

ج) دادرسی مختص کا دعویٰ

بعض صورتوں میں معاہدہ شکنی کی صورت میں ہرجانہ دلانا کافی نہیں ہوتا ایسی صورت میں عدالت براہ راست معاہدہ شکن کو تعمیلِ مختص کا حکم دے سکتی ہے۔تعمیلِ مختص کے تحت معاہدہ شکن کو معاہدہ کے مطابق اپنی ذمہ داری پورا کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

حسب ذیل صورت میں تعمیلِ مختص کا دعویٰ نہیں ہوسکتا

۱)جب عدالت تعمیلِ معاہدہ کی نگرانی نہ کرسکتی ہو۔

۲)جب معاہدہ شخصی خدمات سے متعلق ہو۔

۳)معاہدہ کا ایک فریق نابالغ یا فاتر العقل ہو۔

د) Suit Upon Quantum Merit

کچھ صورتوں میں متاثرہ فریق انجام شدہ کام کی حد تک معاوضہ کا مطالبہ کرسکتا ہے یعنی اگر ایک شخص معاہدہ کے تحت اپنی ذمہ داری کو پورا کرے اور معاہدہ، معاہدہ شکنی کی وجہ سے ختم ہو جائے تو وہ انجام شدہ کام کی حد تک معاوضہ کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

----

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

بدنیتی سے چیک کے اجراء کی سزا

(Bouncing of Cheques)(۴۸۹۔الف)

۱۹۹۷ء سے پہلے اگر کوئی شخص بدنیتی سے قرض کی واپسی کے لئے کوئی چیک قرض خواہ کے نام جاری کرتا مگر بینک اکاؤنٹ میں رقم نہ ہونے پر اگر وہ واپس (Bounce) ہو جاتا تو اس کے لئے کوئی تعزیری سزا مقرر نہیں تھی۔ رقم کی بازیابی کیلئے دیوانی عدالت میں مقدمہ دائر کیا جاتا تھا تاہم بینکنگ کمپنیز (قرضوں کا پیشگی رقوم اور سرمائے کی وصولی) کے ایکٹ ۱۹۹۷ء (Banking Companies (Recovery of Loans, Advances, Credits and Finances) Act 1997) کے تحت پہلی دفعہ چیک کی واپسی کو فوجداری جرم قرار دیا گیا۔ اس جرم کو بعد میں مالیاتی اداروں (رقوم کی واپسی) کے آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱ء (Financial Institution (Recovery of Finances) Ordinance, 2001) میں دفعہ ۲۰ (۴) کی شکل میں بحال رکھا گیا۔ دفعہ ۲۰ (۴) کی رو سے جو شخص بددیانتی سے کسی رقم کی ادائیگی کیلئے یا کسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے کوئی چیک جاری کرتا ہے، جو پیش ہونے پر مسترد ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں اسے ایک سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ الا یہ کہ وہ یہ ثابت کر سکے جس کا ثابت کرنا اس کی ذمہ داری ہوگی کہ اس نے بینک سے رابطہ کر کے یہ یقین دہانی حاصل کی تھی کہ چیک کو منظور کر لیا جائے گا اور اس چیک کو منظور نہ کرنا بینک کی غلطی تھی۔

مذکورہ قانونی دفعہ بطور خاص ان واقعات پر لاگو ہوتی ہے جہاں چیک قرضوں کی واپسی کیلئے مالیاتی اداروں کے نام جاری کیا جاتا ہے لیکن چیک لکھنے والے کے اکاؤنٹ میں رقم کی کمی کی وجہ سے واپس کر دیا جاتا ہے اور یوں سمجھا جاتا ہے کہ اس چیک کو بددیانتی سے قرضہ کی ادائیگی کیلئے جاری کیا گیا، جو پیش ہونے پر مسترد ہو گیا۔ چونکہ مذکورہ عمل کو قابل سزا جرم صرف مالیاتی اداروں کے قرضوں کی واپسی کیلئے قرار دیا گیا تھا اور

عام لوگوں کے لین دین پر یہ سزا لاگو نہیں تھی کیونکہ تعزیرات پاکستان میں کوئی مناسب دفعہ موجود نہ تھی جو عام لوگوں کے لین دین کے متعلق ہو۔

عام لین دین میں لوگ گاڑیوں کے بیچنے پر زمینوں و دیگر کاروباری معاملات میں چیک جاری کرتے ہیں جو مال کی مالیت یا زمین کی مالیت کے برابر ہوتے ہیں لیکن جب فروخت کنندہ اس کو بینک میں کیش کرنے کیلئے جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ خریدار کے اکاؤنٹ میں اس مالیت کی رقم موجود نہیں ہے اور اس طرح بینک چیک واپس کر دیتا ہے۔ لہذا لا اینڈ جسٹس کمیشن کی تجویز پر وفاقی حکومت نے تعزیرات پاکستان میں ایک دفعہ کو شامل کیا ہے جس میں بد دیانتی سے چیک جاری کرنے والے کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے لہذا وفاقی حکومت نے مجموعہ تعزیرات پاکستان (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۲ء (Pakistan Penal Code (Amendment) Ordinance 2002) کے نام سے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے، جس کے ذریعے تعزیرات پاکستان میں ایک نئی دفعہ 489-F کا اضافہ کر کے اس جرم کیلئے سزا تجویز کی گئی ہے۔

دفعہ 489-F:

دفعہ 489-F کی رو سے جو شخص بدنیتی سے کسی قرض کی ادائیگی یا کسی ذمہ داری کو پوری کرنے کیلئے کوئی چیک جاری کرتا ہے جو پیش ہونے پر اعتراض کے ساتھ مسترد ہو جائے تو اسے تین سال تک کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں الا یہ کہ وہ یہ ثابت کر سکے، جس کا ثابت کرنا اس کی ذمہ داری ہوگی، کہ اس نے اپنے بینک سے رابطہ کر کے یہ اہتمام کر لیا تھا کہ چیک کو منظور کر لیا جائے گا اور یہ کہ چیک کو منظور نہ کرنا بینک کی غلطی تھی۔

واضح رہے کہ ضابطہ فوجداری کے شیڈول دوم (۲) میں دفعہ 489-F کے تحت یہ جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہے مگر قابل راضی نامہ ہے۔

ٹریفک کومنضبط کرنے کا قانون وطریقہ کار

منظم انداز سے رواں دواں ٹریفک کسی بھی ملک کی ترقی وخوشحالی اور وہاں کے شہریوں کے مہذب ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں ٹریفک کومنظم انداز سے رواں دواں رکھنے اور حادثات کی روک تھام کیلئے گاڑیوں کے استعمال کوموٹر وہیکل آرڈیننس ۱۹۶۵ اور بعض دوسرے قوانین کے ذریعے منضبط (regulate) کیا گیا ہے۔ مذکورہ قوانین کے تحت کسی بھی گاڑی کوباقاعدہ رجسٹر کرانا اور پبلک ٹرانسپورٹ گاڑی کی صورت میں اس کاروٹ پرمٹ حاصل کرناضروری ہے۔ گاڑی چلانے والے کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ ڈرائیونگ لائسنس کا حامل اور دیگر مطلوبہ شرائط پر پورا اترتا ہو۔

گاڑیوں کی رجسٹریشن:

موٹر وہیکل آرڈیننس ۱۹۶۵ کی دفعہ ۲۳ کی روسے کوئی بھی گاڑی جب تک رجسٹر نہ ہو اور مقررہ طریقے کے مطابق اس پر رجسٹریشن نمبر نہ لگایا گیا ہو، چلانا یا چلانے دینا ممنوع ہے۔ دفعہ ۲۸ کی روسے رجسٹریشن اتھارٹی کسی بھی موٹر گاڑی کو رجسٹر کرنے سے انکار کرسکتی ہے اگر وہ میکانکی طور پر ناقص ہونے کی وجہ سے استعمال کیلئے غیر محفوظ ہو یا گاڑی اس آرڈیننس کے باب ٦ یا اسکے تحت مرتب شدہ قواعد کی ضروریات پورا نہ کرتی ہو۔ باب ٦ کی روسے حکومت موٹر گاڑیوں کو درست حالت میں رکھنے کیلئے عمومی طور پر یا خاص قسم کی موٹر گاڑیوں یا ٹریلروں کے بارے میں یا خاص حالات میں گاڑیوں کی چوڑائی، اونچائی، لمبائی لادے جانے والے بوجھ، بیٹھنے کے انتظامات، مسافروں کی حفاظت، ٹائروں، بریکوں، اسٹیئرنگ گیئر، اشاروں اور رفتار سے متعلق پرزوں کی حالت، حفاظتی شیشوں کے استعمال، گاڑیوں سے نکلنے والے دھویں اور تیل، اس سے پیدا ہونے والے شور کی تخفیف اور باعثِ ایذا وخطرہ بن سکنے والی چیزیں لے جانے کی ممانعت وغیرہ سے متعلق قواعد وضع کرسکتی ہے جن پر عمل نہ ہونے کی صورت میں مجاز اتھارٹی گاڑی کو رجسٹر کرنے سے انکار کرسکتی ہے۔

موزونیت کا سرٹیفکیٹ:

موٹر وہیکل آرڈیننس ۱۹۶۵ کی دفعہ ۳۹ کی رو سے کوئی بھی ٹرانسپورٹ گاڑی اس وقت تک دفعہ ۲۳ کے مقاصد کیلئے جائز طور پر رجسٹر شدہ تصور نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ موزونیت کے سرٹیفکیٹ (Fitness Certificate) کی حامل نہ ہو۔ یہ سرٹیفکیٹ مجاز اتھارٹی کی طرف سے شیڈول اول کے فارم (A) پر اس مفہوم کی تحریر کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے کہ گاڑی باب چہارم اور اسکے تحت بنے ہوئے قواعد میں مندرج ضروریات کے مطابق ہے یعنی اسکے لئے پرمٹ یا ضروری اجازت نامہ وغیرہ حاصل کیا گیا ہے۔ ایسا سرٹیفکیٹ زیادہ سے زیادہ تین سال کیلئے یا سرٹیفکیٹ میں درج اس مختصر مدت کیلئے موثر ہوگا جو کسی صورت میں چھ ماہ سے کم نہیں ہوگی اور یہ کہ موزونیت کے اس سرٹیفکیٹ کو متعلقہ اتھارٹی کسی بھی وقت اسکی وجوہات قلمبند کر کے منسوخ کر سکتی ہے اگر وہ مطمئن ہو کہ گاڑی اس آرڈیننس اور اسکے تحت بنے ہوئے قواعد کی ضروریات پر پورا نہیں اترتی۔ اس صورت میں متعلقہ گاڑی کی رجسٹریشن اور پرمٹ اس وقت تک معطل رہے گی جب تک نیا موزونیت کا سرٹیفکیٹ حاصل نہ کیا جائے۔

ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے سے متعلق عائد پابندی:

عوام اور سواریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء اور گاڑیوں کے استعمال پر حسب ذیل پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔

(۱) موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۳ کی رو سے کوئی شخص کسی عام جگہ (public place) پر کوئی موٹر گاڑی نہیں چلائے گا جب تک کہ اسکے پاس کوئی ایسا موٹر ڈرائیونگ لائسنس نہ ہو جسکی رو سے وہ گاڑی چلانے کا مجاز ہو اور نہ ہی کوئی شخص تنخواہ دار ملازم کی حیثیت سے کوئی عام سواری کی گاڑی نہیں چلائے گا جب تک کہ اسکے لائسنس میں اسے اس کی واضح اجازت نہ دی گئی ہو۔

(۲) دفعہ ۴ کی رو سے ۱۸ سال سے کم عمر کا فرد کسی بھی صورت میں گاڑی

چلانے کا مجاز نہیں ہے۔ معاوضے پر گاڑی چلانے یا عام سواری کی گاڑی چلانے کی صورت میں اس کی عمر ۲۱ سال اور بھاری عام سواری کی گاڑی چلانے کی صورت میں اسکی عمر ۲۲ سال ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ۵۰ سال کی عمر کا شخص کسی پبلک جگہ پر اس وقت تک عام سواری کی گاڑی نہیں چلائے گا جب تک کہ لائسنس جاری کرنے والی اتھارٹی کی طرف سے اسکی لائسنس پر اس مفہوم کا تصدیق نامہ ثبت نہ کیا گیا ہو کہ اس نے شیڈول اول کے فارم (B) پر رجسٹر شدہ میڈیکل ڈاکٹر کی طرف سے دستخط شدہ اس مفہوم کا سرٹیفکیت پیش کر دیا ہے کہ اسے شیڈول دوم میں مذکور یا کوئی بھی دوسری ایسی بیماری یا معذوری لاحق نہیں ہے جس کی موجودگی میں اس کا گاڑی چلانا عوام یا سواریوں کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہو۔ مذکورہ تصدیق نامہ ۱۲ ماہ تک کیلئے موثر ہوگا اس کے بعد لائسنس کا حامل شخص از سرنو حسب سابق طبی موزونیت کا سرٹیفکیت پیش کرے گا اور اگر وہ ایسا سرٹیفکیت پیش نہ کر سکے اور لائسنس جاری کرنے والی اتھارٹی کے پاس یہ یقین کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ وہ کسی بیماری یا معذوری کی بناء پر گاڑی چلانے کیلئے موزوں نہیں ہے تو وہ اسکا لائسنس منسوخ کر دے گی۔

موٹر گاڑیوں کے استعمال سے متعلق ضروری احکام:

موٹر وہیکل آرڈیننس ۱۹۶۵ میں موٹر گاڑیوں کی رفتار وزن کی حد اور انکے استعمال وغیرہ کو بعض حدود و قیود کا پابند کرنے کیلئے احکام موجود ہیں۔

حد رفتار:

موٹر وہیکل آرڈیننس کی دفعہ ۷۵ کی رو سے کوئی بھی شخص کسی عام جگہ میں کوئی گاڑی اس انتہائی رفتار سے زیادہ رفتار میں نہ تو چلائے گا نہ چلوائے گا اور نہ چلانے دیگا جو اس گاڑی کیلئے آرڈیننس ھذا کی رو سے اس کے تحت یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون کی رو سے مقرر کر دی گئی ہو مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ انتہائی رفتار کسی صورت میں بھی اس انتہائی رفتار سے متجاوز نہیں ہوگی جو کسی گاڑی کیلئے اس آرڈیننس کے شیڈول ہشتم میں مقرر کر دی گئی ہو۔

شیڈول ہشتم کی رو سے مختلف اقسام کی موٹر گاڑیوں کیلئے فی گھنٹہ رفتار کی

حد ماسوائے ہائی ویز یا موٹر ویز حسب ذیل ہے

(ا)مسافروں اور انکا اسباب اُٹھانے والی موٹر گاڑیوں کی صورت میں

(الف)	موٹر گاڑی	حد رفتار کلومیٹر فی گھنٹہ
(1)	موٹر کار	۹۵
(2)	موٹر سائیکل	۷۰
(3)	موٹر کیب	۸۰
(4)	ایسی پبلک سروس کی موٹر گاڑی (ماسوائے موٹر کیب جس میں ڈرائیور کے علاوہ ۱۴ سے زیادہ مسافر لے جانے کی گنجائش نہ ہو۔	۷۰
(5)	ایسی پبلک سروس کی موٹر گاڑی جس میں ڈرائیور کے علاوہ ۱۴ سے زیادہ مسافر لے جانے کی گنجائش ہو۔	۶۵

(ب)موٹر کار یا موٹر کیب جسکے تمام پہیوں پر ہوادار ٹائر چڑھے ہوئے ہوں اور جو دو پہیوں والا ٹریلر یا ۸۰۰ کلوگرام تک وزن کھینچ رہی ہو۔ ۵۰

(ج) کوئی دیگر گاڑی بشمول رکشا اور معذوروں کی گاڑی کے ۳۰

(۲) مال گاڑیاں یعنی وہ گاڑیاں جو سامان لادنے کیلئے بنائی یا موزوں کرلی گئی ہوں یا استعمال کی جاتی ہوں۔

(الف) اگر تمام پہیوں پر ہوادار ٹائر چڑھے ہوئے ہوں اور گاڑی سامان پہنچانے والی (delivery van) ہو اور کوئی ٹریلر نہ کھینچ رہی ہو۔ ۸۰

(ب) اگر تمام پہیوں پر ہوادار ٹائر چڑھے ہوئے ہوں اور گاڑی کا رجسٹر شدہ وزن بمعہ لدائی ۲۰۰۰ اکلوگرام سے زیادہ نہ ہو اور گاڑی کوئی ٹریلر نہ کھینچ رہی ہو ۵۰

(ج) کسی دیگر صورت میں ۳۵

IqbalCyberLibrary All rights reserved ©2005-2006

(۳) ٹریکٹر:

(الف) اگر ایک سے زیادہ ٹریلر نہ کھینچ رہا ہو اور ٹریکٹر کے تمام پہیوں اور ٹریلر پر ہوا دار ٹائر چڑھے ہوئے ہوں ۲۵

(ب) کسی دیگر صورت میں ۱۰

(۴) لوکوموٹو خواہ وہ ٹریلر کھینچ رہا ہو یا نہ ۱۰

وزن کی حد اور استعمال کی قیود:

دفعہ ۷۶ کی رو سے حکومت کو اختیار ہو گا کہ صوبائی یا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیوں کی طرف سے بھاری ٹرانسپورٹ گاڑیوں کیلئے پرمٹوں کے اجراء سے متعلق شرائط مقرر کرے اور صوبے کے اندر کسی علاقہ میں یا روٹ پر ان گاڑیوں کے استعمال کی ممانعت کر دے یا اس پر پابندی لگا دے اسی طرح ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے کوئی شخص کسی عام مقام پر کوئی ایسی موٹر گاڑی نہیں چلائے گا اور نہ چلانے کی اجازت دے گا جس میں ہوا دار ٹائر نہ لگے ہوئے ہوں۔

ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے کوئی شخص کسی عام پر کوئی ایسی موٹر گاڑی یا ٹریلر نہیں چلائے گا اور نہ چلانے کی اجازت دے گا۔

(الف) جسکا وزن قبل لدائی اس وزن قبل لدائی سے متجاوز ہو جسکی صراحت گاڑی کے رجسٹرڈ سرٹیفکیٹ میں درج ہو یا

(ب) لدائی کے بعد اسکا وزن اس وزن بعد لدائی سے متجاوز ہو جسکی صراحت گاڑی کے رجسٹرڈ سرٹیفکیٹ میں درج ہو یا

(ج) جس کا کوئی ایکسل ویٹ اس انتہائی ایکسل ویٹ سے متجاوز ہو جسکی صراحت ویسے ایکسل کیلئے رجسٹرڈ سرٹیفکیٹ میں درج ہو۔

دفعہ ۷۷ کی رو سے حکومت کی طرف سے مختار شخص مجاز ہے کہ اگر اس کے پاس اس امر کا یقین کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ کوئی گاڑی یا ٹریلر دفعہ ۷۶ کی خلاف ورزی میں استعمال کیا جا رہا ہے تو ڈرائیور کو حکم دے کہ وہ گاڑی کو وزن کرنے کیلئے وزن کرنے کی مشین پر لے جائے اگر مشین گاڑی کے اندر سفر کے کسی مقام سے ایک میل کی مسافت پر ہو یا اسکی منزل مقصود سے پانچ میل کی مسافت کے اندر ہو اور اگر وزن کرنے پر

گاڑی دفعہ ۷۶ کے احکام کی کسی طرح خلاف ورزی کرتی ہوئی پائی جائے تو اسے اختیار ہے کہ بذریعہ تحریری حکم ایک ایسے قریب ترین مقام پر گاڑی یا ٹریلر پہنچانے کی ہدایت کرے جسکی تصریح حکم مذکور میں کر دی گئی ہو اور جہاں مال کو گودام وغیرہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہو اور اسے ہدایت کرے کہ جب تک گاڑی کا وزن بعد لدائی یا ایکسل ویٹ کم نہ کر دیا جائے یا ایسا کوئی عمل نہ کر دیا جائے کہ یہ دفعہ مذکورہ کے احکام کے مطابق ہو جائے گاڑی یا ٹریلر کو وہاں سے نہ ہٹائے۔

گاڑی کے استعمال کو محدود کرنے کا اختیار:

دفعہ ۷۸ کی رو سے متعلقہ حکومت یا اسکی طرف سے مجاز اتھارٹی اگر عوام کے تحفظ اور آرام کیلئے ضروری محسوس کرے تو سرکاری جریدے (Official Gazette) میں اعلامیے (notification) کے ذریعے بعض ضروری شرائط کے ساتھ تمام گاڑیوں یا بعض مخصوص گاڑیوں کے استعمال پر یا کسی مخصوص علاقے یا سڑک یا پل پر گاڑی چلانے پر پابندی عائد کر سکتی ہے اور ہر ایسی جگہ ٹریفک پر پابندی سے متعلق مناسب نشانات لگوا سکتی ہے۔

علامات ٹریفک نصب کرانے کا اختیار:

دفعہ ۷۹ کی رو سے حکومت یا اسکی طرف سے با اختیار اتھارٹی مجاز ہے کہ گاڑیوں کی آمدورفت کو منضبط کرنے کیلئے کسی بھی عام جگہ پر ٹریفک کے مناسب نشانات لگوائے یا نصب کروائے یا اسکی اجازت دے۔ ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے باب ھذا کے تحت نصب شدہ علامات اسی سائز، اسی رنگ اور اسی وضع کی ہونگی اور ان سے وہی معنی مراد ہونگے جو انھیں شیڈول نمبر میں دیئے گئے ہیں تاہم حکومت یا اسکی طرف سے با اختیار اتھارٹی مجاز ہے کہ شیڈول نمبر میں مندرج کسی علامت پر درج الفاظ، حروف یا اعداد کی نقول ایسے رسم الخط میں اضافہ کر دے یا اسکی اجازت دے جسے حکومت مناسب خیال کرے۔ بشرطیکہ وہ شیڈول نمبر میں مندرج الفاظ، حروف یا اعداد کے رنگ اور سائز کے مماثل ہوں۔ ذیلی دفعہ ۴ کی رو سے حکومت یا اسکی طرف

© Copyright www.nayaab.net

سے با اختیار اتھارٹی مجاز ہے کہ کوئی ایسی علامت یا اشتہار جو اسکی رائے میں اس طرح لگایا گیا ہو کہ کسی علامت ٹریفک کو نظروں سے اوجھل کر دے یا کوئی ایسی علامت یا اشتہار جو اسکی رائے میں ظاہری شکل میں کسی ٹریفک کی علامت سے گمراہ کن حد تک مماثل ہو ہٹا دے یا ہٹوا دے۔

بڑی سڑکیں:

دفعہ ۸۱ کے تحت حکومت یا اسکی طرف سے کوئی بھی مجاز اتھارٹی سرکاری نوٹیفیکیشن کے ذریعے یا مناسب مقامات پر شیڈول نہم میں اس مقصد کیلئے دے ہوئے نشانات نصب کر کے بعض سڑکوں کو شیڈول دہم میں دیئے ہوئے ضوابط کیلئے بڑی سڑکیں (main roads) قرار دے سکتی ہے۔

ٹریفک کے قواعد وضوابط:

ٹریفک کے قواعد وضوابط کے تحت ضروری ہے کہ گاڑیوں کے اشارے درست حالت میں ہوں اور انکا موقع محل کی مناسبت سے استعمال کیا جائے ۔تاہم جس گاڑی کے اشارے کام کرنا چھوڑ دیں یا شروع سے موجود نہ ہوں ایسی صورت میں موٹر وہیکل آرڈیننس کے دسویں اور گیارہویں شیڈول میں دیئے ہوئے حسب ذیل قواعد وضوابط پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہو جاتا ہے۔

شیڈول دہم:

(۱) موٹر وہیکل آرڈیننس کے شیڈول دہم کے ضابطہ نمبر ا کی رو سے ڈرائیور گاڑی کو جہاں تک ہو سکے سڑک کے بائیں طرف چلائے گا اور مخالف سمت سے آنے والے ٹریفک کو اپنے دائیں طرف گزرنے دے گا۔

(۲) ضابطہ نمبر ۲ کی رو سے ڈرائیور اسی سمت جانے والی ٹریفک کی دائیں طرف آگے نکلے گا۔

(۳) ضابطہ نمبر ۳ کی رو سے ڈرائیور اس صورت میں کسی گاڑی سے بائیں طرف آگے گزر سکتا ہے جب اس گاڑی کے ڈرائیور نے دائیں طر

ف مڑنے کا اشارہ دیا ہو اور وہ گاڑی سڑک کے درمیان تک لے گیا ہو۔

(۴) ضابطہ نمبر ۴ کی رو سے کوئی ڈرائیور اپنی گاڑی ہرگز اسی سمت جانے والی گاڑیوں سے آگے نہیں گزارے گا اگر ایسا کرنا کسی دوسری سمت جانے والی ٹریفک کو بے سکونی سے دوچار کرنے کا باعث اور خطرناک ہوسکتا ہو یا کسی موڑ، پہاڑی، رکاوٹ یا اوٹ کی وجہ سے سامنے سڑک صاف نظر نہ آتی ہو۔

(۵) ضابطہ ۵ کی رو سے کسی موٹر گاڑی کے ڈرائیور کیلئے لازم ہوگا کہ جب کوئی دوسری گاڑی اس سے آگے نکل رہی ہو تو وہ اپنی رفتار نہ بڑھائے اور نہ ایسی کوئی حرکت کرے جسکا مقصد دوسری گاڑی کو آگے نکلنے سے باز رکھنا ہو۔

(۶) ضابطہ نمبر ۶ کی رو سے موٹر گاڑی کے ڈرائیور کیلئے لازم ہوگا کو کسی چوراہے، موڑ یا سنگم کے قریب آنے پر اپنی رفتار کم کردے اور کسی چوراہے یا سنگم میں داخل نہ ہو جب تک وہ یہ اطمینان نہ کرے کہ ایسا کرنا کسی کیلئے باعث خطرہ نہیں ہے۔

(۷) ضابطے کی رو سے کسی موٹر گاڑی کے ڈرائیور کیلئے لازم ہوگا کہ اگر وہ کسی چوراہے میں بڑی سڑک میں داخل ہو رہا ہو تو وہ اس بڑی سڑک پر چلنے والی گاڑیوں کو راستہ دے اور ہر دوسری صورت میں دائیں جانب سے چوراہے کی طرف آنے والی ٹریفک کو راستہ دے۔

(۸) ضابطہ نمبر ۸ کی رو سے کسی موٹر گاڑی کے ڈرائیور کیلئے لازم ہوگا کہ کسی جلوس یا مارچ کرتی ہوئی فوج یا پولیس کے دستے یا سڑک کی مرمت میں مصروف لوگوں میں سے گزرتے وقت زیادہ سے زیادہ ۱۵ میل (۲۴ کلومیٹر) فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلائے۔

(۹) ضابطہ نمبر ۹ کی رو سے کسی موٹر گاڑی کے ڈرائیور کیلئے لازم ہوگا کہ بائیں طرف مڑتے وقت جہاں تک ممکن ہو اس سڑک کے بائیں کنارے رہے جس سے مڑ رہا ہو اور اس سڑک کے بھی بائیں کنارے رہے جس میں داخل ہو رہا ہو اور دائیں طرف مڑتے وقت جہاں تک ممکن ہو سڑک کے بیچ تک آجائے اور گاڑی کو اسطرح چلائے کہ جہاں تک قابل عمل ہو گاڑی اس مرکزی مقام کو جہاں سڑکیں ایک دوسرے کو کاٹتی ہوں ڈرائیور

کے دائیں طرف چھوڑ دے اور جہاں تک ہو سکے گاڑی اس سڑک کے بائیں طرف جا پہنچے جس میں وہ ڈرائیور داخل ہو رہا ہو۔

شیڈول گیارھواں:

(۱) اسی طرح گیارھویں شیڈول کے ضابطہ نمبر 1 کی رو سے جب کوئی ڈرائیور دائیں طرف مڑنے لگے یا جب کسی اور گاڑی سے آگے نکلنے کی غرض سے وہ سڑک کی دائیں طرف آنے لگے تو لازم ہے کہ وہ اپنا دایاں بازو گاڑی کی دائیں طرف اس طرح نکالے کہ ہاتھ کی ہتھیلی سامنے رہے۔

(۲) ضابطہ نمبر ۲ کی رو سے جب کوئی ڈرائیور بائیں طرف مڑنے لگے یا سڑک کی بائیں جانب آنے لگے تو لازم ہے کہ وہ اپنا دایاں بازو باہر نکالے اور اس کو الٹے رخ (یعنی دائیں سے بائیں کو) گھمائے۔

(۳) ضابطہ نمبر ۳ کی رو سے جب کوئی ڈرائیور اپنی گاڑی آہستہ کرنے لگے تو لازم ہے کہ وہ اپنا دایاں بازو گاڑی کی دائیں طرف باہر نکالے اور ہتھیلی کا رخ نیچے کی طرف رکھے اور اس کو کئی مرتبہ اوپر نیچے اس طرح حرکت دے کہ یہ اشارہ پیچھے آنے والی گاڑی کا ڈرائیور دیکھ سکے۔

(۴) ضابطہ نمبر ۴ کی رو سے جب کوئی ڈرائیور اپنی گاڑی روکنے لگے تو لازم ہے کہ وہ اپنا دایاں بازو کہنی سے گاڑی کی دائیں طرف عمودی حالت میں باہر نکالے اور ہتھیلی کو سامنے رکھے۔

(۵) ضابطہ نمبر ۵ کی رو سے جب کوئی ڈرائیور پیچھے آنے والی کسی گاڑی کے ڈرائیور پر یہ ظاہر کرنا چاہے کہ وہ چاہتا ہے کہ مذکورہ پیچھے آنے والا ڈرائیور اس سے آگے نکل جائے تو لازم ہے کہ وہ اپنا دایاں ہاتھ اور بازو اپنی گاڑی کی دائیں طرف افقی حالت میں باہر نکالے اور اسے نصف دائرہ بناتے ہوئے آگے اور پیچھے گھمائے۔

© Copyright

عدالتی کاروائی کی نقول کے حصول کا طریقہ کار

کسی بھی مقدمہ میں خواہ اس کی نوعیت دیوانی ہو یا فوجداری ان کے فیصلوں کی نقول کے حصول کا طریقہ کار مدعی مثتغیث، ڈگری دار، مدعی علیہ یا ملزم کیلئے عموماً مشکلات کا سبب بنتا ہے اور بعض اوقات لاعلمی کی بناء پر ان مقدمات کی نقل حاصل کرنے کیلئے غیر ضروری اخراجات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

طریقہ کار:

حصول نقل کیلئے ایک مقررہ طریقہ کار ہے جس کیلئے ایک فارم مرتب کیا گیا ہے جو کہ ضلع کچہری یا متعلقہ عدالت سے باآسانی دستیاب ہے۔ جس میں مختلف کالم بنے ہوتے ہیں، جن میں درج ذیل کوائف درج کرنا ضروری ہیں۔

۱۔ مقدمہ کی نوعیت کہ آیا مقدمہ دیوانی، فوجداری، متفرق، ابتدائی یا اپیل کی نوعیت کا ہے۔

۲۔ مقدمہ کے فریقین کے نام جس میں سائل مدعی، مثتغیث یا مدعا علیہ یا ملزم شامل ہیں۔

۳۔ دعویٰ کی نوعیت، اگر مقدمہ جائیداد کی بابت ہو تو اس جگہ کا نام جہاں جائیداد متنازعہ واقع ہے یا اگر اس کے علاوہ کوئی دیگر تنازعہ یا کوئی جرم واقع ہوا ہے تو اس جگہ کا نام جہاں تنازعہ پیدا ہوا ہے یا جہاں جرم سرزد ہوا ہے۔

۴۔ عدالت اور جج کا نام اور یہ کہ ماتحت عدالت ہے یا عدالت اپیل ہے اور کس تاریخ پر فیصلہ ہوا ہے۔

۵۔ وجہ بتانا ہوگی کہ کس مقصد کیلئے نقل درکار ہے اور مطلوبہ نقول کی تفصیل۔

۶۔ درخواست گذار کا نام اور مکمل پتہ، تحصیل اور تھانہ، اپنا پیشہ، ذات، ولدیت اور پورا نام صاف صاف لکھنا ہوگا۔

اس کے بعد درخواست برائے نقول مقدمہ متعلقہ نقول برانچ میں

جمع کرانی پڑتی ہے۔ متعلقہ مقدمہ کی نقول کیلئے فارم پر مقررہ کورٹ فیس لگانا پڑتی ہے۔ اگر نقول فوری طور پر درکار ہوں تو اس کیلئے اضافی کورٹ فیس مبلغ ۱۰ روپے ادا کرنا ہوگی۔ لیکن اگر نقول معمول (ordinary) کے طریقہ سے مطلوب ہوں تو اس کی کورٹ فیس کی مالیت چار روپے تک ہے۔ البتہ تیاری نقل کے بعد اس کے حصول کے وقت اگر صفحات کی تعداد زیادہ ہو تو اس کے مطابق زیادہ کورٹ فیس لگانی پڑتی ہے جس کی مالیت ۲ روپے فی صفحہ ہے۔

عدالت عالیہ اور عدالت عظمٰی سے نقول کے حصول کا طریقہ کار:

عدالت عالیہ سے نقول کے حصول کا طریقہ کار بھی وہی ہے جو کہ نچلے درجہ کی عدالت کیلئے اختیار کیا جاتا ہے نقل کے حصول کا فارم با آسانی ضلع کچہری یا عدالت عالیہ کے احاطے سے بھی دستیاب ہے جس کے شروع میں متعلقہ عدالت عالیہ کا نام درج کرنا ہوگا مثلاً اگر عدالت عالیہ راولپنڈی ہے تو بعدالت لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بینچ۔ اس کے ضروری لوازمات درج ذیل ہیں۔

درخواست گذار کا نام

مقدمہ کا نام

تاریخ

جمع شدہ رقم (کورٹ فیس، اسٹامپ کی صورت میں)

مقدمہ نمبر

دوسری پارٹی کا نام

پکی پیشی کی تاریخ کا اندراج

کچی پیشی کا اندراج

اگر مقدمہ کو دو جج صاحبان نے سنا ہے تو ان کا نام ترتیب وار درج کرنا پڑے گا اس کے بعد دس روپے کا کورٹ فیس ٹکٹ چسپاں کرنا ضروری ہے فارم کے آخر میں درخواست گذار کو جس مقدمہ یا مقدمات کی مصدقہ نقول مطلوب ہوں اس کی تعداد اور درخواست گذار کا نام، پتہ، تاریخ اور دستخط درج ہونگے۔ جس کے بعد درخواست متعلقہ برانچ

فوجداری یا دیوانی کے محافظ ریکارڈ کے پاس جمع کرانی ہوگی جب کہ عدالت عظمیٰ کی کاروائی کی نقول حاصل کرنے کے لئے بھی یہی طریقہ کار اپنانا پڑتا ہے اور درخواست حصول نقل میں مقدمہ نمبر، عنوان، پارٹی کا نام اور ان دستاویزات کی تفصیل جن کی نقول درکار ہیں، آیا درخواست گذار اس مقدمہ میں پارٹی ہے، نقول کس مقصد کے لئے درکار ہیں اور اس پر مقررہ کورٹ فیس کورٹ فیس چسپاں کرنا ہوگا، اس کے ساتھ قومی شناختی کارڈ کی نقل بھی منسلک کرنا ضروری ہے اور آخر میں نام اور دستخط کے ساتھ قومی شناختی کارڈ نمبر درج کرنا ہوگا۔

درخواست جمع کرانے کے بعد متعلقہ اہل کار سے اس کی رسید حاصل کرنا چاہیے جس پر نمبر اور تاریخ درخواست اور تیاری نقل کی تاریخ درج ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ عدالتی کاروائی کی نقول حاصل کرنے کے مندرجہ بالا تینوں قسم کے فارم لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان کی ویب سائٹ

www.ljcp.gov.pk/0-publicawarenessprogram.htm

پر موجود ہیں۔

© Copyright www.nayaab.net
WWW.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006 اقبال سائبر لائبریری

صارف کے قانونی حقوق

قانون لین دین کے بارے میں خریدار اور بائع دونوں کے حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔ ہر فرد جو قیمت ادا کرنے کے عوض کچھ خریدتا ہے یا قیمت ادا کرنے کے عوض کسی کی خدمات حاصل کرتا ہے، خریدار کہلاتا ہے۔ خریدار کیلئے ضروری ہے کہ کسی بھی چیز کو خریدنے سے پہلے اچھی طرح چھان بین کر کے اور اس بات کا اطمینان کر لیں کہ جو چیز خریدی جا رہی ہے اس چیز کا معیار، ترکیب، مقدار اور ساخت غلط طور پر بیان نہ کی گئی ہو اگر پیکنگ کی صورت میں ہے تو مطلوبہ چیز کی ساخت کی تاریخ (date of manufacturing) یا زائد المعیاد ہونے کی تاریخ (date of expirty) کو ضرور مدنظر رکھیں۔ زائد المعیاد ہونے کے بعد یہ تصور کیا جائے گا کہ موجودہ چیز اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ ایسی صورت میں اشیاء چاہے کھانے پینے کی ہوں یا ادویات یا کاسمیٹکس ہوں یا دیگر ضروری اشیاء اور ان کو تلف کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے انسانی جان کو خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بصورت دیگر ایسا لین دین غیر قانونی سمجھا جائیگا جس کے تحت کسی ایسی اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہو جو کارکردگی کے لحاظ سے غیر معیاری ہو، پرانی، خراب یا اپنے فوائد کے لحاظ سے صحیح نہ ہو۔

خرید و فروخت کا معاملہ عموماً زبانی یا تحریری طور پر کیا جاتا ہے اس میں اکثر اوقات قیمت کا تعین دونوں فریق خود کرتے ہیں تاہم یہ بات ضروری ہے کہ فروخت کرنے والے کے پاس ان اشیاء کی فروخت کا قانونی اجازت نامہ ہو جو حکومت کے مقرر کردہ قواعد وضوابط کے تحت لائسنس کی صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اگر کوئی صارف کسی کی خدمات حاصل کرتا ہے جیسے ڈاکٹر، انجنئر، وکیل، حکیم، تعلیمی ادارے، ٹرانسپورٹ، فضائی کمپنی، محکمہ تعمیرات، کوئی رجسٹرڈ انشورنس کمپنی، واپڈا وغیرہ تو ایسی حاصل کردہ خدمات اگر غیر معیاری ہوں تو خریدار یا صارف ان کے خلاف قانون چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

اسی طرح بائع (seller) کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مال کی فروخت کرتے وقت خریدار سے ان اشیاء کے بارے میں صریح اظہار (express warranty) کرے یا معنوی اظہار (implied warranty) کرے جو معاہدہ کی نوعیت کے پیشِ نظر منضبط کیا جائے۔ مثلاً مال کی قسم یا اچھے ہونے کی نسبت معنوی ذمہ داری یا اگر اشیاء کی بیع نمونہ پر کی جائے تو یہ ذمہ داری کہ اشیاء نمونہ کے مطابق ہیں بصورت دیگر اگر ایسی چیزوں کے بارے میں غلط معلومات بہم پہنچائی جائیں یا غلط بیانی سے کام لیا گیا ہو تو بھی خریدار اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے مثلاً

۱۔ کسی غیر منقولہ جائیداد کی نسبت غلط بیانی جیسے کہ کسی عمارت، جگہ یا زمین کے بارے میں یہ بتانا کہ تعمیر متعلقہ پلان (plan) سے منظور شدہ پلان کے مطابق ہے لیکن دراصل مجاز ادارے کا منظور شدہ نہ ہے یا

۲۔ کسی ڈاکٹر، حکیم، انجینئر، وکیل، ٹیچر، یا روحانی علوم کے ماہر نے اپنے بارے میں غلط بیانی سے کام لیا ہو اور غلط طور پر اپنی خدمات پیش کی ہوں جس سے صارف کو کسی قسم کا نقصان پہنچا ہو یا

۳۔ کسی ایسی انعامی اسکیم کا غلط طور پر متعارف کرانا یا مخصوص نمبروں کے عوض کسی نقد انعام یا دیگر انعامات کا اعلان محض دھوکہ دینے کیلئے کرنا تا کہ اس طرح مطلوبہ چیز فروخت ہو جائے۔

ان تمام شکایات کا ازالہ کرنے کیلئے فی الحال قانون برائے تحفظ صارف اسلام آباد ۱۹۹۵ء لاگو کیا گیا ہے اس کے علاوہ صوبہ سرحد میں بھی ایسا ہی قانون لاگو ہے۔ اسلام آباد کے اس قانون کے تحت ایک کونسل تشکیل دی گئی ہے جو کہ ۱۳ ممبران بشمول ممبر پارلیمنٹ، چیف کمشنر اسلام آباد، چیئرمین سی ڈی اے، دوکانداروں اور تاجروں کے نمائندہ، وزارت خوراک و زراعت، وزارت پیداوار و صنعت، وزارت صحت، وزارت خزانہ وغیرہ جیسے اداروں کے نمائندہ بطور ممبران شامل ہوں گے جس کا کوئی ممبر جوائنٹ سیکریٹری کے منصب سے کم کا نہیں ہو گا۔ کونسل کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں۔

اغراض ومقاصد

کونسل کے اغراض ومقاصد میں کسی صارف کے حقوق کا تعین، اس کی ترویج کرنا اور اس کے حقوق کا تحفظ کرنا شامل ہے خرید وفروخت میں صارف کو ایسی تمام اشیاء کے بارے میں متنبہ کرنا جو کہ صحت، زندگی اور جائیداد کیلئے خطرناک ہوں اوران کے بارے میں معلومات بہم پہنچانا جیسے اشیاء کی معیاد،تعداد، اس کی قوت (potency) ہونا، اس کا خالص پن (purity) ہونا، اس کا معیاری (standard) ہونا، اس کے علاوہ اس کی قیمت اور اسکی کارکردگی (service) وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنا تا کہ صارف کے حقوق کوتحفظ اور انہیں ناجائز تجارتی حربوں سے بچایا جا سکے اورصارف کواس کا شعور دیا جا سکے کہ ایسی کسی بھی خلاف ورزی کے خلاف قانونی چارہ جوئی ممکن ہے۔

فروخت کیلئے غلط اشتہار کی ممانعت

کوئی کمپنی،فرم یا فرد کسی منقولہ یا غیرمنقولہ چیز کی خرید وفروخت یا اس کا کرایہ پر وصول نہیں کرسکتا اور نہ ہی کرایہ پر دے سکتا ہے جس کی قانونی ممانعت ہو اور نہ ہی اس کے بارے میں غلط اشتہار بازی کرسکتا ہے۔ اسی طرح کسی چیز کو اشتہار بازی کے ذریعہ مقررہ قیمت سے زائد قیمت پر فروخت نہیں کرسکتا جسکی وجہ سے کسی صارف کو مالی یا دیگر نقصان کا اندیشہ ہو ایسی صورت میں اس کمپنی،فرم یا فرد، جس نے غلط بیانی،جھوٹ یا غلط اشتہار دیا ہو کے خلاف ہرجانہ کی شکایت کی جاسکتی ہے۔

شکایت درج کرنے کا طریقہ کار:

شکایت کنندہ کسی فروخت شدہ سامان یا خدمات کی انجام دہی جو کہ ناجائز تجارتی حربوں (unfair trade practice) کے زمرہ میں آتی ہوں، کے خلاف اپنی شکایت متعلقہ اتھارٹی جو کہ اس علاقہ کا سیشن کورٹ متعین کیا گیا ہے، کے پاس دائر کرسکتا ہے،کونسل ازخود بھی اپنے مجاز افسر کے ذریعے براہ راست مجاز اتھارٹی کو شکایت درج کرسکتی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ صارف کے حقوق مجروح ہوئے ہیں تو دوسری

پارٹی کو۲ سال قید یا چالیس ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ایسی صورت میں کہ اگر کسی پارٹی نے ٹی۔ وی، اخبار یا دیوار پر اشتہار بازی کی ہے اور وہ غلط بیانی پر منحصر ہے تو ایسی صورت میں سزا کی معیاد۲ سال جبکہ جرمانہ ۳۰ ہزار یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔اس کے علاوہ اگر اتھارٹی مناسب سمجھے تو صارف کو اس کے نقصان کی حد تک ہرجانہ ادا کرنے کا حکم بھی صادر کرسکتی ہے۔اور ایسی اشیاء کوتلف کرنے کا حکم صادر کرسکتی ہے یا اس کی ترسیل کوروک سکتی ہے۔کسی ایسے حکم کے جو مجاز اتھارٹی نے صادر کیا ہو، کے خلاف اپیل ہائی کورٹ میں دائر کی جائیگی اور اس مقصد کیلئے ضابطہ فوجداری (Cr. P. C.) مجریہ ۱۸۹۸ء کی اپیل کا طریقہ کار لاگو ہوگا۔

طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضابطہ اخلاق اور مجرمانہ غفلت کی صورت میں کاروائی کا طریقہ کار

انسانی جسم و جان کی حرمت اور حفاظت باقی ہر چیز پر مقدم ہے۔ اسی لئے ہر مہذب معاشرے میں اسکے تحفظ کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ اسی مقصد کیلئے اگر ایک طرف بیماریوں کی روک تھام اور مریضوں کے موثر علاج کیلئے طب کے شعبے سے منسلک افراد کی تعلیم و تربیت کے اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تو دوسری طرف ایسے افراد کو باقاعدہ رجسٹر کرنے اور ان پر مناسب نگرانی کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔

طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضروری شرائط:

طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ کسی منظور شدہ ادارے کے سند یافتہ ہوں۔ ایلوپیتھک طریقہ علاج (غلط استعمال کی روک تھام) آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۲ (The Allopathic

System (Prevention of Misuse) Ordinance, 1962) کی دفعہ ۴ کی رو سے جب تک اس شعبے سے منسلک کسی فرد کے طبی اسناد یا ڈپلومہ جات میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۲ (Medical & Dental Council Ordinance, 1962) کے مطابق منظور شدہ کسی ملکی یا غیر ملکی ادارے کی جاری کردہ نہ ہوں وہ پریکٹس کرنے کا اہل نہیں ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۵ کی رو سے کسی بھی غیر سند یافتہ شخص کو کسی کا اپریشن کرنے اور دفعہ ۶ کی رو سے بعض خطرناک ادویات تجویز کرنے سے منع کیا گیا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں دفعہ ۹ کی رو سے ایک سال قید اور دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ اسی طرح یونانی طب اور ہومیوپیتھی وغیرہ سے متعلق افراد کیلئے بھی یونانی، ایورویدک اور ہومیوپیتھی معالجین ایکٹ ۱۹۶۵ (The Unani, Ayurvedic And Homeopathic Practitioners Act, 1965) کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ کسی منظور شدہ ادارے کے فارغ التحصیل اور باقاعدہ رجسٹر شدہ ہوں۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۳۷ کی رو سے کسی بھی غیر رجسٹر شدہ شخص کو پریکٹس کرنے سے منع کیا گیا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں اسکے لئے ایک سال تک قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے۔

رجسٹر شدہ معالجوں کیلئے ضابطہ اخلاق:

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل آرڈیننس ۱۹۶۲ کے تحت پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل قائم کی گئی ہے جس نے ایک ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے جو رجسٹر شدہ معالجین، مریضوں، محققوں اور عام شہریوں کو انکے کردار سے متعلق رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ یہ ضابطہ اخلاق ان اخلاقی اصول و معیار کا احاطہ کرتا ہے جو مذکورہ کونسل کے تحت رجسٹر شدہ طب اور دانتوں کے علاج کے پیشے سے منسلک افراد کی ذمہ داریوں اور رویوں کا تعین کرتے ہیں۔

دائرہ اختیار:

’’پاکستان کے بنیادی قوانین‘‘ (حصہ سوئم) انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2006 © Copyright www.nayaab.net

مذکورہ کونسل کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہیں:۔

(۱) طب اور دانتوں کے علاج کے بہتر معیار کو برقرار رکھتے ہوئے عوامی مفادات کا تحفظ کرنا۔

(۲) ملک میں طب اور دانتوں سے متعلق تعلیم کی نگرانی کرنا۔

(۳) منظور شدہ اداروں کے سند یافتہ ڈاکٹروں اور معالجین دندان کو رجسٹر کرنا۔

(۴) کسی ڈاکٹر کی مجرمانہ غفلت یا پیشہ وارانہ غلط روی کی صورت میں اسکے خلاف انضباطی کاروائی کرنا۔

حلف:

مذکورہ بالا ضابطہ اخلاق کے تحت پیشہ طب کے ہر رکن سے بوقت رجسٹریشن یہ حلف لیا جاتا ہے کہ

(۱) میں اپنی زندگی انسانیت کی خدمت کیلئے وقف کرونگا۔

(۲) میں اپنے اساتذہ کو وہ احترام دونگا جسکے وہ حقدار ہیں۔

(۳) میں اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری اپنے ضمیر اور فرائض منصبی کے مطابق انجام دونگا۔

(۴) مریض کی صحتیابی میری پہلی ترجیح ہوگی۔

(۵) میں ان رازوں کا احترام کرونگا جن کا مجھ پر اعتبار کیا گیا ہے حتیٰ کہ مریض کی وفات کے بعد بھی۔

(۶) میں اپنے اختیارات کے مطابق تمام ممکن ذرائع سے پیشہ طب کے وقار اور اسکی درخشاں روایات کو قائم رکھونگا۔

(۷) میں اپنے شریک کار ساتھیوں کو بہنوں اور بھائیوں جیسی عزت اور احترام دونگا۔

(۸) مریض سے متعلق اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری ادا کرتے وقت میں اسکی عمر، بیماری اور معذوری کی نوعیت اسکے عتقادات، اخلاق، نسل، جنس یا معاشرتی حیثیت کو دخیل نہیں ہونے دونگا۔

(۹) میں کسی بھی مرحلے پر کسی بھی حالات میں انسانی زندگی کو بچانے

© Copyright www.nayaab.net

اور بیماری، تکلیف اور پریشانی سے اسے نجات دلانے کی کوشش میں کمی نہیں کرونگا اور رحمت خداوندی کا نمونہ بن کر قریب وبعید نیک وبد اور دوست ودشمن سب کا علاج کرونگا۔

عمومی ذمہ داریاں:

(۱) طب کے پیشے سے منسلک فرد ہمیشہ پیشہ وارانہ رویے کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھے گا اور طب کی تعلیم تندہی سے جاری رکھے گا۔

(۲) اپنے آزادانہ اور بے لاگ پیشہ وارانہ فیصلے پر مالی مفادات کو اثر انداز نہیں ہونے دے گا۔

(۳) ہر طرح کے میڈیکل پریکٹس میں انسانی عزت اور عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے خود کو پوری تکنیکی اور اخلاقی آزادی کے ساتھ اعلیٰ طبی خدمات فراہم کرنے کیلئے وقف کرے گا۔

(۴) مریضوں اور شریک کار ساتھیوں کے ساتھ دیانتداری کے ساتھ معاملہ کرے گا اور ان لوگوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کرے گا جو اخلاق یا اہلیت کے لحاظ سے پسماندہ ہوں یا جو فراڈ یا دھوکہ دہی میں ملوث ہوں۔ حسب ذیل امور غیر اخلاقی رویے کے زمرے میں آتے ہیں۔

(i) طب کے پیشے سے منسلک ہونے کے باعث اپنی تشہیر نہیں کرے گا الا یہ کہ ملکی قانون یا پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے ضابطہ اخلاق کے تحت اسے اسکی اجازت حاصل ہو۔

(ii) صرف علاج کی غرض سے کسی مریض کے حصول کیلئے یا اسے کسی دوسری جگہ منتقل (refer) کرنے کیلئے کوئی فیس وغیرہ نہیں لے گا۔

(۵) مریضوں اور شریک کار ساتھیوں اور دیگر صحت کے شعبے سے منسلک افراد کے حقوق کا احترام کرے گا اور مریض کے اعتماد کا خیال رکھے گا۔

(۶) ایسی طبی امداد فراہم کرتے وقت جو مریض کی صحت اور اسکی ذہنی حالت کو متاثر کرسکتی ہو وہ صرف مریض کے بہتر مفاد کا خیال رکھے گا۔

© Copyright www.nayaab.net

مریضوں سے متعلق ذمہ داری:

انسانی ھمدردی کی بنیاد پر ہنگامی طور پر مدد کے محتاج مریض کا علاج اور مدد کرنا ہر معالج کی ذمہ داری ہے الا یہ کہ اسے یقین ہو کہ ایسے مریض کی مدد کیلئے تیار ضروری صلاحیت کے حامل دوسرے معالج موجود ہیں۔

طبی اخلاقیات کی تعلیم:

مزکورہ بالا کونسل کی نصاب کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ضابطہ اخلاق سے متعلق ضروری معلومات گریجویشن کی سطح پر میڈیکل کالجوں کے نصاب میں شامل کی گئی ہیں۔

طبی اخلاقیات کی تعلیم کا ھدف یہ ہے کہ بہتر پیشہ وارانہ کارکردگی کے ذریعے مریض کے علاج اور دیکھ بھال میں بہتری لائی جائے جسکے لئے تشخیص کی اھمیت کا احساس، اخلاقی اور قانونی علم کا ادراک، اخلاقی مسائل کے فہم و تجزئے کی اھلیت اور باھمی تبادلہ خیالات کا ہنر اور مریض کا خیال رکھنا ضروری ہے۔طلباء کو اس قابل ہونا چاھئے کہ وہ طب اور کلینک کے عام اخلاقی مسائل کی نشاندھی اور تجزیہ کرسکیں اور ان مسائل کے حل کی کوشش کرسکیں۔ سارے میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں کو طبی اخلاقیات کی تعلیم اپنے نصاب میں شامل کرنی چاھیے۔متعلقہ کتابیں اور جرنل مرکزی لائبریریوں اور طبی تعلیم کی شعبہ جاتی لائبریریوں میں دستیاب ہونی چاھییں۔اور طبی اخلاقیات کے مسائل سے متعلق شماروں کی اشاعت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

کونسل اپنے اراکین کو یہ بھی ترغیب دیتی ہے کہ وہ اخلاقیات اور اخلاقی مسائل سے متعلق معلومات اپنے شریک کار ساتھیوں، طلباء، عوام اور مریضوں میں

پھیلانے کی تدابیر میں بہتری پیدا کریں خصوصا طب سے متعلق طلباء کو پڑھاتے وقت۔

توقعات:

کونسل ہر پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر سے توقع کرتی ہے کہ وہ

(ا) ان بنیادی اصولی ذمہ داریوں کو فروغ دیگا جو اس پر افراد اور سو

سائٹی کے حقوق کے سلسلے میں پیشہ وارانہ معیار،
مریض کی مناسب دیکھ بھال اور پریکٹس کرنے والے میڈیکل اور ڈینٹل ڈاکٹروں کے رویے اور راستبازی کے سلسلے میں عائد ہیں۔

(۲) میڈیکل پریکٹس سے متعلق اخلاقی اصولوں یعنی خودمختاری، احسان وبھلائی، بدعنوانی سے اجتناب اور انصاف کو قائم رکھے گا۔

(۳) مریضوں کیلئے اذیت (harassment) امتیازانہ برتاؤ اور استحصال سے تحفظ کو یقینی بنائے گا۔

(۴) بحیثیت استاد اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے نبھائے گا۔

(۵) تہذیبی اور مذہبی حساسیت کا خیال رکھے گا۔

(۶) اپنے کسی بھی مفاد کے تضاد کو شفاف طریقہ سے ظاہر کرے گا۔

(۷) اپنی تعلیم اور عملی نمونے کے ذریعے ان خوبیوں کو طلباء میں منتقل کرے گا۔

(۸) عوام میں صحت کے معاملات اور معیاری علاج اور دیکھ بھال سے متعلق تعلیم کو فروغ دے گا۔

(۹) صرف جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہونے کی صورت میں پریکٹس جاری رکھنے کو یقینی بنائے گا۔

(۱۰) اپنے شریک کار ساتھیوں کو پریکٹس کے ان عمومی طور پر تسلیم کئے گئے معیار کے مطابق عمل کرنے پر امادہ کریگا اور ان معالجین کو بے نقاب کریگا جو اہلیت، احتیاط اور رویے کے لحاظ سے اِن اخلاقی اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں۔

مریض اور معالج کا باھمی تعلق:

مریض کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے معالج سے مریض کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور اس کے ساتھ اپنے مفادات، خطرات، مناسب ومتبادل علاج کے اخراجات اور بہتر طریقہ کار اپنانے کے بارے میں مشورہ کرے۔ مریض اس بات کا بھی مجاز ہے کہ وہ اپنے طبی ریکارڈ کے خلاصے کی نقل حاصل کرسکے اور دیگر آزاد ذرائع سے پیشہ وارانہ مشورہ

حاصل کر سکے۔

مریض کو حق ہے کہ وہ اپنی صحت کی دیکھ بھال کے حوالے سے اپنے معالج کی تجویز اور مشورے کے بارے میں فیصلہ کرے۔ اسی طرح مریض یا انکے رشتہ دار تحریری صورت میں تجویز کردہ علاج کو منظور یا اس سے انکار کر سکتے ہیں۔

مریض کا حق ہے کہ اس کے ساتھ خوش اخلاقی اور عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا جائے اور صحت کے حوالے سے اسکی ضروریات کو بروقت پورا کیا جائے

مریض کا حق ہے کہ اسکے رازوں کو صیغہ راز میں رکھا جائے۔

مریض کا حق ہے کہ تسلسل کے ساتھ اسکی صحت کی دیکھ بھال کی جائے۔ معالج کی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کا علاج کرنے والے اور اسکی دیکھ بھال کرنے والے دیگر معالجین کی طرف سے بتائے ہوئے طریقوں کے سلسلے میں تعاون اور ہم آہنگی کا مظاہرہ کرے۔

پیشہ وارانہ مہارت، احتیاط اور رویوں کے بارے میں اخلاقی معیار:

طب کے پیشے سے منسلک افراد ہمیشہ اعلیٰ پیشہ وارانہ معیار کو قائم رکھتے ہوئے اور اسکا مظاہرہ کرتے ہوئے دیانتداری اور انصاف کے اصولوں کے مطابق کام کریں گے اور اپنے پیشہ وارانہ فیصلوں پر مالی مفادات کو اثر انداز نہیں ہونے دینگے۔ شریک کار ساتھیوں کے ساتھ اس طریقے سے کام کریں گے جس سے مریض کے مفادات کا بہتر خیال رکھا جا سکے۔ اپنی خدمات کیلئے مریض حاصل کرنے یا اسے کسی اور جگہ بھیجنے (refer) کیلئے کوئی فیس یا دیگر مفاد نہ تو لیں گے اور نہ دیں گے۔ اس اعلیٰ روایت کو قائم رکھیں گے جس کی رو سے ایک معالج سب لوگوں کا دوست تصور کیا جاتا ہے خواہ انکا تعلق کسی نسل، رنگ، مذہب، جنس، زبان، پیشے، قبیلے یا معاشرتی رتبے سے ہو۔ رجسٹر شدہ ڈاکٹر علاج کے سلسلے میں کسی غیر رجسٹر شدہ شخص کی مدد نہیں کرے گا اور نہ پیشہ وارانہ حیثیت سے ایسے شخص

کے ساتھ ایسے طبی امور انجام دینے میں تعاون کرے گا جن سے رجسٹر شدہ ڈاکٹر انضباطی کاروائی کا مستوجب بنتا ہو تاہم اس کے لئے طلباء، نرسوں، آیاؤں اور دیگر طبی کارکنوں کو مناسب تربیت دینا منع نہیں ہے بشرطیکہ متعلقہ ڈاکٹر مریضوں کا علاج کرتے وقت ایسے افراد پر کڑی نظر رکھے۔

رجسٹر شدہ معالج اپنے شریک کار ساتھیوں کے ساتھ دیانتداری کے ساتھ معاملہ کرے گا اور انکے حقوق اور مراعات کا خیال رکھے گا۔ یہی رویہ وہ طب کے پیشے سے منسلک دیگر افراد کے ساتھ بھی اپنائے گا۔ جعلسازی، چوری، دھوکہ دھی، ناشائستہ رویہ یا کوئی بھی دوسرا ایسا جرم جو اخلاقی غلط روی کے زمرے میں آتا ہو، اسے انضباطی کاروائی کا مستوجب بنا دے گا۔

معالج اپنے مریضوں کے ساتھ پوری وفاداری کے ساتھ پیش آتے ہوئے اپنے علم اور صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرے گا۔ اگر کسی مرض کی تشخیص اور علاج اسکے دائرہ قدرت سے باہر ہو تو اسے بہتر صلاحیت کے کسی دوسرے معالج سے مشورہ کرنا چاہیے۔

معائنہ کرنے سے پہلے معالج کو حسب قاعدہ مریض سے اجازت لینی چاہیے۔ بچے کے معائنہ کی صورت میں بچے کے ولی یا موقع پر موجود قریبی رشتہ دار سے معائنہ کی اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ کسی بھی تفصیلی معائنے کی صورت میں کسی بھی عمر کا مریض اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اپنی خدمت کیلئے کوئی فرد موجود رکھنے کی درخواست کرے۔ ایسی ہر درخواست بقدر امکان منظور کی جائے گی۔

ذاتی مراسم:

ایسے کسی بھی مریض کے ساتھ جس کے ساتھ پیشہ وارانہ تعلق ہو کسی بھی قسم کے شہوانی تعلقات پیشہ وارانہ غلط روی کے زمرے میں آتے ہیں۔ کسی معالج کو اپنی پیشہ وارانہ پوزیشن کو مریض، اسکے جوڑے یا کسی اور رشتہ دار کے ساتھ جذباتی یا جنسی نوعیت کے تعلق کو آگے بڑھانے کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

مریض اسکے جوڑے یا ساتھی یا والدین یا ولی یا مریض کی خدمت پر مامور دوسرے کسی ایسے فرد کے ساتھ جنسی تعلق کی صورت میں متعلقہ ڈاکٹر کی رجسٹریشن ناقابلِ منسوخی ہے۔

رجسٹرشدہ ڈاکٹر کو یہ بات یقینی بنانی چاہیئے کہ وہ کسی بھی شخص کو بشمول ملازمین، مریض، طلباء، ریسرچ معاونین اور سپروائزر اذیت پہنچانے میں ملوث نہیں ہے (ایک یا زیادہ مرتبہ یا مستقل طور پر گستاخانہ یا حقارت آمیز لہجے میں بات کرنا، ماتحتوں کے سامنے کسی کی بے عزتی کرنا، جنسی اشارہ بازی یا جنسی ترغیب، عملی پیش قدمی، اشیاء پھینکنا یا دیگر دھمکی آمیز اور ناقابلِ قبول حرکت، اذیت دینے (harassment) کے زمرے میں آتے ہیں) کسی ڈاکٹر کو ایسی زبان استعمال نہیں کرنی چاہیئے جس سے دوسروں کے کام میں خلل پڑے۔

پیشہ وارانہ علم، ہنر یا مراعات کا غلط استعمال:

کوئی بھی رجسٹرشدہ میڈیکل / ڈینٹل پریکٹیشنر اگر غیر قانونی اسقاط حمل کا قصوروار پایا جائے یا ایسے ادویات تجویز کرنے کا قصوروار پایا جائے یا خود ایسی کسی دوائی کے استعمال کا عادی ہو جو نشہ آور ہے یا کسی اور ایسی دوائی کے استعمال کی حالت میں گاڑی چلانے کے جرم میں سزایاب ہو تو بطور معالج کے اسکی رجسٹریشن منسوخ کی جاسکتی ہے۔کوئی بھی رجسٹرشدہ ڈاکٹر ناجائز مراعات یا رشوت قبول نہیں کرے گا۔

مریض کی دیکھ بھال (care):

ایک معالج اور مریض کے باہمی تعلق سے ایک امانتی ذمہ داری لازم آتی ہے جسکی روسے معالج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنے مالی یا دیگر مفادات کے باوجود مریضوں کے مفادات کا تحفظ کریں۔

طب کے پیشے سے منسلک فرد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مریض کی بروقت اور معیار کے مطابق دیکھ بھال کرنے، ھمدردی کا برتاؤ کرنے اور اسکی تنہائی اور عزت کا خیال رکھنے اور امتیاز نہ کرنے والا ہو اور دسترس ہونے کے باوجود استحصال نہ کرنے والا ہو۔ پیشہ وارانہ ذمہ

داریوں میں شدید غفلت اسکی رجسٹریشن کی معطلی یا منسوخی کیلیئے جواز بن سکتی ہے۔

رجسٹر شدہ ڈاکٹروں کو یہ بات ذھن نشین کرنی چاہئے کہ انسانی زندگی کو بچانا انکی ذمہ داری ہے اور یہ کہ وہ جنس، فرقے، نسل، قومیت، مذھب معذوری، صحت، ازدواجی حیثیت، گھریلو یا آبائی حیثیت یا جرائم کے ریکارڑ یا کسی دیگر قابل اطلاق تعصب کی بنیاد پر امتیاز نہیں برتے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اُس کے ذاتی اعتقادات مریض کی دیکھ بھال میں تعصب برتنے کا سبب نہیں بنیں گے۔

رجسٹر شدہ میڈیکل ڈاکٹر کو ذاتی، پیشہ وارانہ یا مالی وجوہات کی بنیاد پر ایسے افراد کا استحصال نہیں کرنا چاہیے جن پر اسے براہ راست یا بالواسطہ نگرانی یا انتظامی یا کوئی اور طرح کا اختیار حاصل ہو، جیسے طلباء، مریض، سپروائزر، ملازمین یا شرکائے تحقیق۔

رجسٹر شدہ ڈاکٹر کو کسی طالب علم یا دوسرے ڈاکٹر کو صرف ایسی ذمہ داریاں تفویض کرنی چاہئیں جنہیں وہ اپنے تعلیم، تربیت یا تجربے کی بنیاد پر از خود یا فراہم کردہ نگرانی کے تحت ادا کر سکے۔ اسکے ساتھ ساتھ رجسٹر شدہ ڈاکٹر حسب ذیل امور کا بھی خیال رکھے گا۔

- خود کو ان مریضوں سے متعارف کرائے گا جو اسکے زیر علاج ہیں۔
- سارے مریضوں کا علاج عزت و احترام کے ساتھ کرے گا، مریضوں کی بات سنے گا اور انکی آراء کی قدر کریگا۔
- مریضوں کو اور انکی اجازت سے انکے گھر کے افراد کو کوئی معلومات ایسے طریقے سے دے گا جنہیں وہ سمجھ سکیں۔
- مریضوں کی دیکھ بھال سے متعلق فیصلوں میں انکے حق شمولیت کی قدر کرے گا۔
- اس بات کو یقینی بنائے گا کہ مفادات کا ٹکراؤ اسے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں غیر جانبدارانہ طریقے سے ادا کرنے سے باز نہیں رکھے گا۔
- مریض کے مفاد میں ہونے کی صورت میں حق گوئی پر قائم رہے گا۔

معلومات کی تفصیل:

مریض ڈاکٹر کی طرف سے دی ہوئی معلومات اور مشورے بعض اوقات پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ سوالات پوچھنے میں اسکی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور اسکا جواب احتیاط کے ساتھ غیر تکنیکی اصطلاحات میں دینا چاہیے اور اگر مریض بدستور اسکی دی ہوئی معلومات کو سمجھنے سے قاصر ہو تو پھر مناسب یہ ہے کہ وہ اسکی اجازت سے اسکے کسی رشتہ دار سے بات کرے۔

دیکھ بھال زچہ بچہ (Maternity Care):

کوئی ڈاکٹر جو بچے کی پیدائش سے قبل اور اس کے دوران کسی خاتون کی دیکھ بھال پر مامور ہو اسے واضح طور پر ولادت کے انتظامات کے بارے میں پیشگی اطلاع دے گا۔ پاکستان میں قانون کی رو سے حمل اس وقت ساقط کیا جا سکتا ہے جب حاملہ عورت کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو۔

ضابطہ ہائے کار (Procedures):

کسی بھی طرح کے ضوابط یا علاج کے مراحل سے گزرنے والا مریض یہ معلوم کرنے کا حق رکھتا ہے کہ کونسے ڈاکٹر ان مراحل میں شامل کیے جائیں گے۔

فیس:

ڈاکٹر کی فیس اسکی فراہم کردہ خدمات سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ مریض اس بات کا حقدار ہے کہ وہ ڈاکٹر سے اسکی فیس کے بارے میں پوچھے۔

دوسری رائے (Second Opinion):

مریض اس بات کا حقدار ہے کہ وہ اپنے مرض کے بارے میں دوسری یا مزید رائے حاصل کر سکے۔ اسکی درخواست پر رجسٹر شدہ ڈاکٹر اس بارے میں سہولت اور متبادل ڈاکٹر کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کرے گا۔

مریضوں کے ساتھ رابطہ: کونسل کو اس طرح کے رابطوں کے فقدان اور ڈاکٹروں کی لاپرواہی کے بارے میں بہت شکایات موصول ہوتی ہیں۔

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' (حصہ سوئم) انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

جہاں ڈاکٹر اور مریض یا اسکے لواحقین کے درمیان کوئی اختلافات پیدا ہو جائیں تو سراسر فائدہ اسی میں ہے اور نقصان کوئی نہیں کہ ڈاکٹر معذرت کرے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ ان اختلافات کا ذمہ دار ڈاکٹر ہی تھا۔

اھلیت (Competence):

رجسٹر شدہ ڈاکٹر اپنے کام میں بالخصوص مرض کی ماہرانہ تشخیص، مشاہداتی فیصلے، منصوبہ بندی، تنفیذ، نگرانی کرنے، بے جا مداخلت کو جانچنے اور پڑھانے میں اعلیٰ پیشہ وارانہ معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کرے گا۔ صرف ان امور کو نمٹائے گا جنہیں نمٹانے کی وہ تعلیم، تربیت اور تجربے کی بنیاد پر اہلیت رکھتا ہو اور انکی حدود و قیود کو بھی سمجھتا ہو۔ تعلیم میں تسلسل کے ذریعے اپنے مضمون سے متعلق جدید معلومات سے خود کو آگاہ رکھے گا۔ اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ مریض سے متعلق اسکا نقطۂ نظر جدید تحقیق لٹریچر اور مروجہ عمل کے مطابق ہے اور یہ کہ اسکا نقطۂ نظر مریض کی مناسب دیکھ بھال اور اسکے مسائل کے محتاط تجزیے سے ہم آہنگ ہے۔ اور مریض کی سرگزشت (history) کے تجزیے اور اسکی تشخیص پر مبنی ہے۔

مریض کے بارے میں محتاط انداز سے اسکے ریکارڈ کیے گئے اعداد و شمار پر نظر رکھتے ہوئے اس کی دیکھ بھال اور نگرانی کرے گا اور اخذ کیے گئے تجزیوں کا مثبت جواب دے گا۔ تفتیش اور علاج کی حقیقت پسندانہ اثر پزیری کو تسلیم کریگا اور ٹیکنالوجی اور دوا صرف اس صورت میں استعمال کریگا جب ضروری اور مناسب ہو۔ صرف وہ دوائیاں، اوزار یا علاج تجویز کریگا جو مریض کیلئے فائدہ مند ہوں۔

سزا: مزکورہ ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی طرف سے متعلقہ شعبہ طب سے وابستہ فرد یا ڈاکٹر کے خلاف محکمانہ انضباطی کاروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے اور اسکا لائسنس منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ تاہم چونکہ از روئے قانون کوئی بھی شخص اپنے کسی فعل یا ترک فعل کے ذریعے کسی دوسرے شخص کی جان یا جسم کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے کا مجاز نہیں اس لئے اگر کوئی ڈاکٹر کسی مریض کے حوالے سے اپنی ذمہ

داری ادا کرتے وقت اس احتیاط سے کام نہیں لے گا جو ہر عقلمند اور ذمہ دار شخص ان حالات میں ضروری سمجھتا ہو تو وہ غفلت اور لاپرواہی کا مرتکب ہوگا اور اسکے نتیجے میں پہنچنے والے نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ طب کے شعبے سے منسلک افراد کی غفلت اور لاپرواہی قانونی جرم ہے اور اس کے خلاف بعض صورتوں میں فوجداری کاروائی بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ مثلاً تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۳۸ (الف) کی رو سے جو کوئی اسقاط حمل کا باعث ہو تو عورت کی رضامندی کی صورت میں اسے تین سال تک قید ہو سکتی ہے۔ اور اگر اسقاط حمل عورت کی رضامندی کے بغیر عمل میں لایا گیا ہو تو اسے دس سال تک کیلئے سزائے قید دی جاسکتی ہے اور اگر اسقاط حمل کے نتیجہ میں عورت کو کوئی ضرر پہنچے یا وہ مر جائے تو اسکے لئے مقررہ سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح تعزیرات پاکستان کی دفعہ 269 کی رو سے جو کوئی شخص غیر قانونی طور پر یا غفلت سے کوئی ایسا فعل انجام دیتا ہے جس سے خطرناک متعدی مرض پھیلنے کا احتمال ہو تو اسے چھ ماہ تک کیلئے کسی بھی قسم کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ اسی طرح ضرر رسیدہ شخص ہر ایسے فرد کے خلاف ہرجانے کا دعویٰ بھی کرسکتا ہے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

www.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. ©2002-2006

وفاقی سرکاری ملازمین اوران کے کنبوں کی امداد کیلئے بہبود و اجتماعی بیمہ فنڈ سکیمیں

حکومت وقتاً فوقتاً اپنے ملازمین کے آرام و آسائش اور فلاح و بہبود کے لئے اقدامات کرتی رہتی ہے۔فیڈرل ایمپلائز بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس ایکٹ ۱۹۶۹ء (Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969) بھی اس سلسلے کا اہم قدم ہے۔جس کا مقصد وفاقی سرکاری و مخصوص خودمختار اداروں کے ملازمین اور افرادِ خانہ کو ملازمین کی وفات یا معذوری کی صورت میں مالی امداد فراہم کرنا ہے اس ایکٹ کے تحت فیڈرل ایمپلائز بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس فنڈ کے نام سے ایک خودمختار ادارہ وجود میں آیا۔جس کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے اور تین علاقائی دفاتر کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں واقع ہیں۔ جو اپنے قیام سے اب تک ہزاروں ملازمین اور ان کے اہلِ خانہ کو امدادی رقوم تقسیم کر چکے ہیں۔ اگرچہ ملازمین کی تنخواہوں سے ہر ماہ ایک مخصوص رقم فنڈ برائے بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس کے نام سے کٹتی رہتی ہے لیکن اس کے باوجود بہت کم ملازمین اس فنڈ کی آفادیت سے واقف ہیں لہذا ضرورت ہے کہ ملازمین کو فیڈرل ایمپلائز بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس فنڈ کے بارے میں آگاہ کیا جائے تاکہ بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس میں جمع شدہ رقوم سے زیادہ سے زیادہ ملازمین اور ان کے افرادِ خانہ استفادہ کر سکیں۔

بینولنٹ فنڈ کی تشکیل:

بینولنٹ فنڈ حسبِ ذیل ذرائع آمدنی پر مشتمل ہوتا ہے

۱) وفاقی، سرکاری اور مخصوص خودمختار اداروں کے ملازمین کی بنیادی تنخواہ کا ۲ فیصد یا زیادہ سے زیادہ سو (۱۰۰) روپے

۲) وفاقی حکومت، خودمختار اداروں، تنظیموں یا جماعتوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً دیئے جانے والے چندے

۳) پرائیویٹ افراد یا اداروں کی طرف سے دئے جانے والے چندے

۴) بچتوں کی سرمایہ کاری کی آمدن

۵) وفاقی حکومت کی منظور شدہ قرضوں کی آمدن

بینولنٹ فنڈ کا استعمال:

بینولنٹ فنڈ میں جمع شدہ رقوم سے جن افراد کی اعانت کی جاتی ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱) ایسے وفاقی سرکاری اور خودمختار اداروں کے ملازمین کی تا حیات اعانت کی جاتی ہے جن کو ذہنی یا جسمانی معذوری کے باعث قبل از وقت ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا ہو

۲) ایسے وفاقی سرکاری اور خودمختار اداروں کے ملازمین جو دوران ملازمت یا بعد از ریٹائرمنٹ ۷۰ سال کی عمر سے پہلے وفات پا جائیں تو ایسی صورت میں مرحوم کی بیوہ کی تا حیات اعانت کی جاتی ہے۔ بیوہ کی غیر موجودگی یا حیات نہ ہونے کی صورت میں زیر کفالت افراد کنبہ کی ۱۵ سال یا اس تاریخ تک جس پر مرحوم اگر زندہ رہتا تو ستر سال کا ہوتا (جو مدت بھی کم ہو) کی اعانت کی جاتی ہے

موجودہ امدادی شرح:

امدادی رقم کی موجودہ شرح ملازم کی ماہانہ تنخواہ کا ۳۰ فیصد جمع ۱۰۵ روپے کے برابر ہے۔

۳) معذور یا مرحوم ملازم (بنیادی سکیل ۱ تا ۱۶) کی ایک بچی کی شادی کیلئے فنڈ سے پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپے بطور امداد دیے جاتے ہیں۔

۴) سرکاری ملازم (بنیادی سکیل ۱ تا ۱۵) کی موت پر اس کے پسماندگان کو فنڈ سے مبلغ تین ہزار پانچ سو (۳۵۰۰) روپے برائے تجہیز و

تکفین دیے جاتے ہیں۔

گروپ انشورنس کی تشکیل:

گروپ انشورنس حسبِ ذیل ذریعہ آمدنی پر مشتمل ہے۔

۱) وفاقی، سرکاری اور مخصوص خودمختار اداروں کے ملازمین (بنیادی سکیل ۱۶ تا ۲۲) کی بنیادی تنخواہ کا ۲ فیصد یا زیادہ سے زیادہ ایک سو بیاسی (۱۸۲) روپے۔

۲) بچتوں کی سرمایہ کاری کی آمدنی۔

۳) وفاقی اور مخصوص خودمختار اداروں کی طرف سے ملازمین (بنیادی سکیل ۱ تا ۱۵) کے لئے گروپ انشورنس کی دی جانے والی پریمیم (premium)۔

گروپ انشورنس کا استعمال:

وفاقی، سرکاری اور مخصوص خودمختار اداروں کے ملازمین کی دورانِ ملازمت وفات کی صورت میں حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً مقرر کردہ شرح سے مرحوم کے مستحق زیرِ کفالت افرادِ کنبہ کو یکمشت اجتماعی بیمہ کی رقم ادا کی جاتی ہے۔

موجودہ امدادی شرح:

اجتماعی بیمہ کی موجودہ شرح ملازم کی تیس (۳۰) تنخواہوں جمع بتیس ہزار پانچ سو (۳۲۵۰۰) روپے کے برابر ہے۔

بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس کے تحت زیرِ تحفظ ملازمین:

وفاقی ملازمین کے بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس ایکٹ ۱۹۶۹ء کے تحت مندرجہ ذیل وفاقی ملازمین بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

۱) جو آل پاکستان سروس یا وفاقی سول سروس کے تحت ملازم ہوں یا جو وفاقی حکومت میں کسی غیر فوجی عہدے پر فائز ہوں۔

۲) قومی اسمبلی اور سینٹ کا وہ عملہ جن کی شرائط ملازمت آئین کے آرٹیکل ۸۷ کے تحت متعین کی گئی ہوں۔

۳) سپریم کورٹ کے وہ ملازم جن کی شرائط ملازمت آئین کے آرٹیکل ۲۰۸ کے تحت متعین کی گئی ہوں۔

۴) الیکشن کمیشن کے ملازمین جن کی شرائط ملازمت آئین کے آرٹیکل ۲۲۱ کے تحت متعین کی گئی ہوں۔

۵) کسی کارپوریشن، ادارہ یا خودمختار ادارہ کے افسران یا ملازمین جن کا وفاقی حکومت نے سرکاری گزٹ میں اندراج کیا ہو۔

بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس حاصل کرنے کے حقدار:

ملازم کی وفات کی صورت میں بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس کی ادائیگی اس فرد کو کی جائے گی جس کا نام ملازم نے اپنی حیات میں نامزدگی فارم میں درج کیا ہو لیکن اگر نامزدگی فارم درج نہیں کیا گیا تو مستحق زیرِ کفالت افراد میں سے کسی ایک یا زائد کو فنڈ کی ادائیگی کی جاتی ہے جس کا فیصلہ بورڈ افرادِ خانہ کے مشترکہ مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے کرتا ہے۔

مستحق زیرِ کفالت افراد:

مستحق زیر کفالت افراد سے مراد

۱) ملازم مرد کی صورت میں اس کی بیوی یا بیویاں، اور ملازم عورت ہونے کی صورت میں اس کا خاوند اور

۲) ملازم کے والدین، بچے، نابالغ بھائی، اور غیر شادی شدہ، مطلقہ یا بیوہ بہن جو مکمل طور پر اس کے زیرِ کفالت ہوں۔

درخواست دینے کا طریقہ:

سرکاری ملازم کی وفات یا مکمل معذوری کی صورت میں اس کے محکمہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مقرر کردہ درخواست فارم میں دی ہوئی ہدایات کے مطابق کیس تیار کر کے اس علاقے کے ڈائریکٹر ریجنل بورڈ کو بھیجے جس کے حلقہ میں یہ ملازم تعینات تھا۔

سرکاری ملازم کی وفات یا مکمل معذوری کی صورت میں درخواست برائے بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس ۳۰ دن کے اندر متعلقہ علاقائی دفتر کو دینا ضروری ہے۔

© Copyright www.nayaab.net

وفات کی صورت میں:

وفات کی صورت میں درخواست برائے بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس کے لئے مندرجہ ذیل دستاویزات کی تصدیق شدہ نقول کا درخواست کے ساتھ منسلک ہونا ضروری ہے۔

۱) ملازم کی آخری تنخواہ کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ نقل

۲) تاریخِ پیدائش کے ثبوت کے طور پر سروس بک کے پہلے صفحے کی تصدیق شدہ نقل

۳) ملازمت پر حاضر ہونے کی تاریخ کے ثبوت کے طور پر سروس بک کے صفحے کی تصدیق شدہ نقل

۴) وفات کا سرٹیفکیٹ جو مندرجہ ذیل اتھارٹی کا جاری کیا گیا ہو

ا) میونسپل کمیٹی، میونسپل کارپوریشن، یونین کونسل

ب) اگر موت ہسپتال میں ہوئی ہے تو ہسپتال کا مجاز آفسر

۵) نامزدگی فارم (nomination form) کی تصدیق شدہ نقل

۶) نامزدگی فارم کی عدم موجودگی میں زیرِ کفالت افراد کی فہرست جس میں افراد کی درج ذیل تفصیل درج ہو

ا) رشتے دار کا نام

ب) ملازم سے اس کا رشتہ

ج) عمر

د) ازدواجی کیفیت

ہ) پیشہ

ی) ماہوار آمدنی

ے) موجودہ پتہ

۷) نامزد یا زیرِ کفالت افراد کی ۴ عدد تصدیق شدہ فوٹو، پردہ نشین خواتین کی صورت میں پردہ نشینی کا سرٹیفکیٹ

نامزد یا زیر کفالت افراد کے ۳ عدد تصدیق شدہ دستخط یا نشان انگوٹھا

معذوری کی صورت:

ملازم کی معذوری کی صورت میں ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا جاتا ہے یہ میڈیکل بورڈ ملازم کا مکمل طبی معائنہ کرنے کے بعد معذوری سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے ملازم کو نااہل اقرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ معذوری کی کم از کم حد ۸۰ فیصد ہو۔

معذوری کی صورت میں مندرجہ ذیل دستاویزات کی تصدیق شدہ نقول کا درخواست کے ساتھ منسلک ہونا ضروری ہے۔

۱) منظور شدہ میڈیکل بورڈ کی طرف سے جاری کردہ معذوری سرٹیفکیٹ

۲) ملازمت سے سبکدوش کرنے کے حکم نامہ کی تصدیق شدہ نقل

۳) معذور ملازم کی تین عدد تصدیق شدہ تصاویر

۴) معذور ملازم کی تین عدد تصدیق شدہ دستخط یا نشان انگوٹھا

۵) معذور ملازم کی آخری تنخواہ کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ نقل

امداد برائے شادی:

معذور یا مرحوم سرکاری ملازم کی ایک بچی کی شادی کیلئے بینولنٹ فنڈ سے پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپے بطور امداد مندرجہ ذیل صورتوں میں ادا کیے جاتے ہیں۔

۱) معذور یا مرحوم سرکاری ملازم جو بنیادی سکیل ۱ تا ۱۶ میں تھا اور جس کے پسماندگان بینولنٹ فنڈ سے امداد حاصل کر رہے ہوں۔

۲) شادی یکم جنوری ۱۹۹۵ء یا اس کے بعد سرانجام پائی ہو۔

۳) نکاح نامہ کی نقل متعلقہ دفتر میں شادی کے ۶ ماہ کے اندر جمع کرائی گئی ہو۔ (۶ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کی صورت میں مینجنگ ڈائریکٹر فیڈرل ایمپلائز بینولنٹ اینڈ گروپ کی اجازت سے امداد دی جا سکتی ہے)۔

درخواست برائے شادی گرانٹ کے لئے مندرجہ ذیل دستاویزات کی تصدیق شدہ نقول کا درخواست کے ساتھ منسلک

ہونا ضروری ہے۔

ا) نکاح نامہ کی نقل۔

ب) قومی شناختی رجسٹریشن فارم بی کی نقل اور

ج) بورڈ آف ٹرسٹیز کی طرف سے منظور شدہ بینولنٹ گرانٹ کی نقل

درخواست مخصوص فارم پر کسی درج اول گزیٹڈ آفیسر سے تصدیق کروانا ضروری ہے۔

بچی کی شادی کے لئے پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپے کا چیک اس کے نام جاری ہوگا جو بینولنٹ فنڈ سے ماہانہ گرانٹ لے رہا ہوگا۔

اخراجات تجہیز و تکفین:

مرکزی سرکاری ملازم (بنیادی سکیل ۱ تا ۱۵) کی وفات کی صورت میں اس کے پسماندگان کو فیڈرل ایمپلائز بینولنٹ فنڈ اینڈ گروپ انشورنس فنڈ سے مبلغ ۳۵۰۰ روپے برائے تجہیز و تکفین دیئے جاتے ہیں یہ امداد ۸ جنوری ۱۹۹۶ سے دی جا رہی ہے۔

درخواست برائے شادی اور اخراجات تجہیز و تکفین کی درخواست علاقائی دفتر کے توسط سے صدر دفتر اسلام آباد کو دی جاتی ہے۔

بینولنٹ فنڈ کی معطّلی:

مندرجہ ذیل صورتوں میں وصول کنندہ کو بینولنٹ فنڈ کی فراہمی بند کر دی جاتی ہے۔

ا) اگر ایسے ملازمین جن کو ذہنی اور جسمانی معذوری کے باعث ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا ہو اور بعد ازاں وہ کہیں اور ملازمت اختیار کر لیں یا کوئی کاروبار شروع کر لیں اور ماہانہ تنخواہ سات سو (۷۰۰) روپے سے زائد ہو۔

۲) گرانٹ کا وصول کنندہ مستحق زیر کفالت افراد کے زمرہ میں نہ رہے۔

پبلک مقامات پر تمباکو نوشی کی ممانعت کا قانون

تمباکو نوشی کے مضرِ صحت ہونے میں دو رائیں نہیں ہوسکتیں۔ تمباکو میں موجود بعض مضر اجزاء پھیپھڑوں کے سرطان اور دیگر جان لیوا بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ سگریٹ کے استعمال اور اس کے بیچنے پر پہلے بھی محدود پابندی عائد تھی تاہم ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ سگریٹ نوشی کرنے والوں کے ساتھ ساتھ اس کا استعمال نہ کرنے والے افراد کو اس کے مضرِ صحت اثرات سے بچانے کیلئے پبلک مقامات اور سرکاری اداروں، جیسے پبلک پارکوں، ریستورانوں، سینما گھروں، سرکاری ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور مسافر گاڑیوں میں اس کے استعمال پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ چنانچہ حکومت نے سگریٹ نوشی کی ممانعت اور اس کا استعمال نہ کرنے والے افراد کی صحت کے تحفظ کے آرڈیننس ۲۰۰۲ (The Prohibition of Smoking and Protection of Non-smokers Health Ordinance 2002) کے ذریعے ایسے تمام مقامات میں سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کرتے ہوئے خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے سزائیں تجویز کی ہیں۔

وہ مقامات جہاں سگریٹ نوشی منع ہے:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۲ (سی) کی رو سے پبلک کے کام یا استعمال کی جگہ سے مراد کھیل کود کی جگہیں، عمارات، صحت کے ادارے تفریحی مراکز، ریستوران، سرکاری دفاتر، عدالتیں، سینما ہال، کھانے کی جگہیں، ہوٹل کے لاؤنج، دیگر انتظار گاہیں، لائبریریاں، سٹیشن یا بسوں کے اڈے، کھیلوں کے سٹیڈیم، تعلیمی ادارے اور دیگر ایسی جگہیں ہیں، جہاں عام لوگوں کا آنا جانا ہو۔ دفعہ ۳ کی رو سے اس آرڈیننس کے جاری ہونے کے فوراً بعد وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کسی بھی پبلک کے کام یا استعمال کی جگہ کو اس آرڈیننس کے مقاصد کیلئے سگریٹ یا تمباکو نوشی کیلئے ممنوعہ جگہ قرار دے سکتی ہے۔ دفعہ ۵ کی رو سے

کوئی بھی شخص پبلک کے کام یا استعمال کی جگہ میں سگریٹ نوشی یا کسی اور شکل میں تمباکو کا استعمال نہیں کرے گا تاہم وفاقی حکومت بعض ایسی حدود یا جگہوں میں اس کی اجازت کیلئے رہنما اصول جاری کر سکتی ہے جہاں سگریٹ نہ پینے والے لوگوں کی صحت کے تحفظ کا معقول بندوبست کیا گیا ہو۔ اسی طرح دفعہ ٦ کی رو سے کسی بھی مسافر گاڑی میں تمباکو نوشی منع ہے۔

سگریٹ سے متعلق دیگر پابندیاں:

سگریٹ نوشی کی حوصلہ شکنی اور اس کے استعمال پر عائد پابندی کو موثر بنانے کیلئے نہ صرف اس کے اشتہار پر پابندی عائد کی گئی ہے بلکہ عوامی اداروں میں کسی نمایاں جگہ پر سگریٹ پینے کی ممانعت کی تختی چسپاں کرنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ دفعہ ٧ کی رو سے کوئی بھی شخص یا کمپنی میڈیا پر یا کسی بھی جگہ تمباکو یا اس کی مصنوعات مشتہر نہیں کرے گی جب تک کہ اشتہار اس مقصد کیلئے وفاقی حکومت کی بنائی گئی کمیٹی کے مقرر کردہ رہنما اصولوں کے مطابق نہ ہو۔ اسی طرح دفعہ ١٠ کی رو سے کسی پبلک ادارے کا مالک یا مینیجر یا اس کے معاملات کا نگران شخص ادارے کے اندر اور باہر ہر ایسے مقام پر جہاں عام لوگوں کا آنا جانا ہو یا ان کے زیر استعمال ہو ان نمایاں الفاظ پر مشتمل ایک تختی چسپاں کرے گا کہ "یہاں سگریٹ پینا منع ہے" اور "سگریٹ نوشی ایک جرم ہے"۔

بچوں کو سگریٹ فروخت کرنے پر پابندی:

دفعہ ٨ کی رو سے کوئی شخص سگریٹ یا اس قبیل کی کوئی اور چیز ١٨ سال سے کم عمر کے بچے کو فروخت نہیں کرے گا۔ اسی طرح دفعہ ٩ کی رو سے کوئی شخص خود یا اس کی ایماء پر کوئی شخص سگریٹ یا سگریٹ کے قبیل کا کوئی مواد کسی کالج، سکول یا تعلیمی ادارے سے ٥٠ میٹر کے فاصلے پر ذخیرہ، فروخت یا تقسیم نہیں کرے گا۔

سزا:

ہر وہ شخص جو اس آرڈیننس کی دفعات ٥، ٦ اور ١٠ کی خلاف ورزی

© Copyright www.nayaab.net 2006 ''پاکستان کے بنیادی قوانین'' ﴿حصہ سوئم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

کا مرتکب ہوگا اسے ایک ہزار روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی اور دوبارہ اس جرم کے ارتکاب پر ہر بار کم از کم ایک ہزار روپے جرمانے کا مستوجب ہوگا جس میں ایک لاکھ روپے تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دفعات ۷، ۸ اور ۹ کی خلاف ورزی پر ہر ایسے شخص کو پانچ ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جائے گی اور دوبارہ اس جرم کے ارتکاب پر ہر بار وہ تین ماہ تک سزائے قید اور کم از کم ایک لاکھ روپے جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

خلاف ورزی کرنے والوں کی بے دخلی:

دفعہ ۱۲ کی رو سے کوئی بھی مجاز افسر یا کم از کم سب انسپکٹر کے عہدے کا پولیس آفسر اس آرڈیننس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے شخص کو پبلک کے کام یا استعمال کی جگہ سے بے دخل کر سکتا ہے۔

اس آرڈیننس میں دیئے ہوئے جرائم کی سماعت:

دفعہ ۱۳ کی رو سے اس آرڈیننس کی دفعات ۵، ۶ اور ۱۰ کے تحت آنے والے جرائم کی سماعت عدالت مجاز آفسر کی تحریری شکایت پر اور دفعات ۷، ۸ اور ۹ کے تحت آنے والے جرائم کی سماعت مجاز پولیس آفسر کی تحریری رپورٹ پر کر سکتی ہے۔

WWW.IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved. اقبال سائبر لائبریری ©2002-2006

احترام رمضان آرڈیننس 1981

روزہ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ہے۔ماہ رمضان کی اہمیت، فضیلت، اور اسکے مصالح کے بارے میں قرآن وسنت میں وارد احکامات کے پیش نظر ضروری تھا کہ اس مہینے کے تقدس واحترام کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے بعض اقدامات اُٹھائے جائیں۔اس مقصد کیلئے 1981 میں احترام رمضان آرڈیننس نافذ کیا گیا۔

کھانے پینے پر پابندی۔

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۳ کی رو سے ہر ایسا شخص جس پر اسلامی احکامات کی رو سے روزہ فرض ہے، روزے کے اوقات کے دوران کسی عامجگہ میں کھانے پینے یا سگریٹ نوشی پر پابندی عائد کی گئی ہے۔دفعہ ۲ کی رو سے عامجگہ میں ہوٹل، ریستوران، کینٹین کوئی کمرہ (House Room) ٹینٹ، احاطہ، سڑک، گلی کوچہ، پل یا دوسری جگہ شامل ہے۔ جہاں عام لوگوں کی رسائی ہو۔

کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرنے پر پابندی۔

دفعہ ۴ کی رو سے کسی بھی ہوٹل، ریستوران، کینٹین یا کسی اور ایسی عام جگہ کا کوئی مالک، منیجر، ملازم یا ذمہ دار شخص رمضان المبارک کے مہینے میں روزے کے اوقات میں کسی ایسے شخص کو، جس پر اسلامی احکامات کی رو سے روزہ رکھنا فرض ہے، جانتے بوجھتے ہوئے کوئی چیز مہیا نہیں کریگا۔خلاف ورزی کی صورت میں اسے تین ماہ تک کیلئے قید محض یا پانچ سو روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مستثنات۔

دفعہ ۴ کے احکام کا اطلاق حسب ذیل پر نہیں ہوگا۔

الف) ہسپتال میں مریضوں کو کھانا مہیا کرنے کیلئے بنائے گئے کینٹین اور کچن۔

ب) ریلوے سٹیشن، ہوائی اڈے، بحری اڈے یا بس سٹینڈ کی حدود یا

ریل گاڑی یا ہوائی جہاز میں موجود ریستوران یا کینٹین۔

ج) ریل گاڑی کا کچن۔

د) پرائمری سکول کی حدود میں بچوں کیلئے مخصوص کچن یا کینٹین۔

رمضان المبارک میں سینما گھروں اور تھیٹروں کی بندش۔

دفعہ ۶ کی رو سے سارے سینما گھر، تھیٹر اور ایسے دیگر مقامات اور ادارے رمضان کے مہینے کے دوران غروب آفتاب سے لیکر تین گھنٹے تک بند رہیں گے۔ مذکورہ دفعہ کی خلاف ورزی کی صورت میں سینما گھر، تھیٹر یا دوسری ایسی جگہ یا ادارے کا مالک، مینجر یا دوسرا ذمہ دار شخص چھ ماہ تک قید یا پانچ ہزار روپے تک جرمانے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ایسی جگہ داخل ہونے اور قصوروار شخص کو گرفتار کرنے کا اختیار۔

دفعہ ۷ کی رو سے اگر کسی مجسٹریٹ، ضلع کونسل، یا میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی اور میونسپل کارپوریشن کے ناظم یا ضلع زکواۃ وعشر کمیٹی کے چیئرمین یا ممبر کے پاس یہ یقین کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ کسی شخص نے کسی عام جگہ میں اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے تو وہ وہاں داخل ہوکر اس شخص کو گرفتار کرسکتا ہے۔ ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے اگر ایسے کسی شخص کو گرفتار کرنے کی صورت میں مجسٹریٹ کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 260 کے تحت سرسری سماعت کا اختیار حاصل ہو تو ضابطہ فوجداری کی دفعات 262 تا 265 کے احکامات کے تابع وہ اُسی جگہ اس کیس کی سرسری سماعت کرسکتا ہے۔ جہاں سے اسے گرفتار کیا گیا ہو۔ ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے اگر ایسے کسی شخص کو مجسٹریٹ کے علاوہ ذیلی دفعہ ۲ میں مذکورہ کسی اور شخص نے گرفتار کیا ہو تو اسکے اطمینان کے مطابق ذاتی مچلکہ پیش نہ کیے جانے کی صورت میں وہ ان حالات کی ایک رپورٹ کے ساتھ جن میں اسے گرفتار کیا گیا تھا اسے قریبی پولیس اسٹیشن منتقل کریگا۔ ایسی صورت میں انچارج پولیس اسٹیشن دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ ۳ کے تحت اسکے پولیس اسٹیشن منتقل کیے جانے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کو اسکی شکایت پیش کریگا۔

اختیار سماعت اور اسکا طریقہ کار۔

دفعہ ۸ کی رو سے اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت عدالت اس شخص کی تحریری شکایت پر کرسکتی ہے جو دفعہ ۷ (۱) کے تحت اسے گرفتار کرنے کا اختیار رکھتا ہو یا اس پولیس سٹیشن کے انچارج کی تحریری شکایت پر جس کے دائرہ اختیار میں ملزم نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ ذیلی دفعہ ۴ کی رو سے اس آرڈیننس کے تحت قابل سزا جرم کی سماعت ترجیحی بنیادوں پر کی جائے گی اور اتنی سرعت کے ساتھ مکمل کی جائے گی جو انتظامی طور پر ممکن ہو۔

ٹیکس محتسب کے پاس شکایات کے اندراج و پیروی کا طریقہ کار

سرکاری عہدیداروں کے بعض اقدامات اور فیصلوں سے عوام بجا طور پر شاکی رہے ہیں۔ قانون وضوابط سے انحراف اور بد انتظامی پر مبنی ایسے اقدامات اور فیصلوں سے متاثرہ افراد کی دادرسی کیلئے پہلی دفعہ ۱۹۸۳ میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، تاھم ٹیکس سے متعلق اہلکاروں کے خلاف روز افزوں عوامی شکایات کے پیش نظر ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ٹیکس سے متعلق پیچیدہ معاملات میں بد انتظامی اور ناانصافی کے ازالے اور متاثرہ افراد کی دادرسی کیلئے ٹیکس محتسب کا تقرر بھی عمل میں لایا جائے چنانچہ ٹیکس محتسب آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۰ کے تحت وفاقی ٹیکس محتسب کا تقرر عمل میں لایا گیا، جسکا صدر دفتر اسلام آباد میں اور دو ذیلی دفاتر کراچی اور لاہور میں واقع ہیں۔

اغراض ومقاصد:

مذکورہ آرڈیننس کی ابتدائیہ کی رو سے ٹیکس محتسب کے تقرر کا بنیادی مقصد ٹیکس لاگو کرنے والے عہدیداروں کی بدانتظامی کی تشخیص وتفتیش کرنا اور متاثرہ افراد کی دادرسی کرنا ہے۔دفعہ ۲ کی ذیلی دفعہ (۳) کی رو سے ٹیکس عہدیداروں کی بدانتظامی میں حسب ذیل امور شامل ہیں:۔

(i) ایسا فیصلہ، کاروائی، سفارش، فعل یا ترک فعل جو خلاف قانون ہو یا قواعد وضوابط یا مسلمہ طرز عمل یا طریقہ کار کے خلاف ہو الا یہ کہ نیک نیتی اور معتبر وجوہات کی بناء پر ایسا کیا گیا ہو، یا جو غلط، آمرانہ، غیر معقول، بے انصافی پر مبنی، متعصبانہ، جابرانہ اور امتیازی ہو، یا جو غیر متعلق وجوہات پر مبنی ہو یا جو رشوت ستانی، بد دیانتی، جانبداری، اقرباء پروری اور امتیازانہ رویئے کی بنیاد پر اختیارات کے بے جا استعمال پر مبنی ہو۔

(ii) جو غفلت بے توجہی اور تاخیر پر مبنی ہو یا جس میں انتظامی معاملات اور ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں نا اہلی کا ثبوت دیا گیا ہو۔

(iii) حسب ذیل معاملات کو نمٹانے میں مسلسل نوٹس جاری کیے گئے ہوں، یا غیر ضروری حاضری پر مجبور کیا گیا ہو، یا طویل ساعتیں کی گئی ہوں۔

الف۔ آمدنی یا جائیداد کی تشخیص۔

ب۔ ٹیکس یا ڈیوٹی کی ذمہ داری کا تعین۔

ج۔ سامان کی درجہ بندی یا مالیت کا تعین۔

د۔ مطالبات ٹیکس میں چھوٹ یا واپسی محصول کا تصفیہ۔

ذ۔ ٹیکس کی واپسی یا چھوٹ وغیرہ میں دانستہ غلطی۔

ر۔ مجاز افسر کی طرف سے ٹیکس کی واپسی یا اس میں چھوٹ وغیرہ کا تعین کرنے کے بعد دانستہ طور پر اسکی ادائیگی کو روکنا یا ادا نہ کرنا۔

(vi) ریکارڈ سے ٹیکس چوری ظاہر نہ ہونے کے باوجود ٹیکس کی وصولی میں جارحانہ انداز اختیار کیا گیا ہو۔

(vii) کسی ایسے افسر یا اہلکار کے خلاف انضباطی کاروائی عمل میں لانے سے پہلوتہی کی گئی ہو جسکی کی ہوئی تشخیص یا لگائے ہوئے تخمینے کو مجاز اتھارٹی نے بغض یا تعصب پر مبنی یا بے قاعدہ یا ہر لحاظ سے غیر قانونی قرار دیا ہو۔

"پاکستان کے بنیادی قوانین" ﴿حصہ سوئم﴾ انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال 2006 © Copyright www.nayaab.net

شکایت درج کرنے کا طریقہ کار اور کاروائی:

دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ ا کی رو سے کوئی بھی متاثرہ شخص خود یا اس کی وفات کی صورت میں اسکا قانونی نمائندہ بیان حلفی پر اپنی شکایت تحریری صورت میں ٹیکس محتسب کے پاس خود جمع کرا سکتا ہے یا کسی بھی دوسرے ذریعے سے انکے دفتر بھجوا سکتا ہے۔ تاہم ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے کسی گم نام یا فرضی نام سے بھیجی ہوئی شکایت پر کاروائی عمل میں نہیں لائی جائے گی۔ ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے تحریری شکایت اس تاریخ سے چھ ماہ کے اندر دائر ہونی چاہیے جس دن شکایت پہلی دفعہ شکایت کنندہ کے علم میں آئی ہو، جسکا کہ تحریر میں بھی اظہار کیا گیا ہو تاہم ٹیکس محتسب اگر بعض خاص حالات میں انصاف کی خاطر مناسب سمجھے تو کسی ایسی شکایت پر بھی تفتیش کا حکم دے سکتا ہے جو مقررہ مدت کے دوران پیش نہ کی گئی ہو۔

ٹیکس محتسب کی ذمہ داریاں و اختیارات:

مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ ۹ کی رو سے ٹیکس محتسب کسی بھی متاثرہ شخص کی شکایت پر یا صدر یا سینٹ یا قومی اسمبلی کی طرف سے بھیجے گئے ریفرنس پر یا کسی مقدمے کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کی تحریک (motion) پر یا ازخود ٹیکس ملازمین کی کسی بدعنوانی سے متعلق الزام کی تفتیش کر سکتا ہے۔ تاہم ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے ایسے کسی معاملے کی تفتیش نہیں کی جا سکتی جو شکایت یا ریفرنس یا تحریک موصول ہونے کی تاریخ پر کسی با اختیار عدالت یا ٹریبونل یا بورڈ یا اتھارٹی کے سامنے زیر سماعت ہو۔ اسی طرح ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے کسی ایسی شکایت پر بھی کاروائی نہیں کی جائے گی جو کسی ٹیکس ملازم کی طرف سے یا اسکی ایماء پر کی گئی ہو اور جو ریوینو ڈویژن کے معاملات کے حوالے سے اسکی ملازمت سے متعلق کسی ذاتی رنجش پر مبنی ہو۔

نوٹس جاری کرنے کا اختیار:

دفعہ ۱۰ کی ذیلی دفعہ ۴ کی رو سے کسی شکایت پر ٹیکس محتسب کی طرف سے تفتیش کا حکم جاری ہونے کے بعد سیکرٹری ریوینو ڈویژن اور اس شخص

کونوٹس جاری کیا جائے گا جس نے شکایت کا باعث بننے والا کوئی قدم اُٹھایا ہو یا اُس کا اختیار دیا ہوتا ہم ٹیکس محتسب ایسی صورت میں بھی کاروائی جاری رکھنے کا حکم دے سکتا ہے جب مذکورہ سیکریٹری یا اُس شخص کی طرف سے نوٹس موصول ہونے کے ۳۰ دن کے اندر کوئی جواب موصول نہ ہوا ہو۔ ذیلی دفعہ ۸ کی رو سے مذکورہ تفتیش سے کسی ایسی کاروائی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا جو زیر تفتیش معاملہ سے متعلق کسی اہلکار کے خلاف ریوینو ڈویژن عمل میں لائے گی۔ ذیلی دفعہ ۹ کی رو سے ٹیکس محتسب کسی بھی ٹیکس ملازم سے کوئی بھی ایسی معلومات یا دستاویزات فراہم کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے جو ان کے خیال میں معاملہ زیر غور کی تفتیش میں مددگار ثابت ہو سکتا ہو۔ تفتیش کی غرض سے کوئی معلومات افشاء کرنا یا دستاویز فراہم کرنا صیغہ راز میں رکھنے کی پابندی سے مستثنیٰ ہونگے۔ ذیلی دفعہ ۱۰ کی رو سے اگر محتسب کسی کیس کی تفتیش کی ضرورت محسوس نہ کرے تو وہ شکایت کنندہ کو اس کی تحریری اطلاع دیکر اسکی وجوہات سے اسکو آگاہ کرے گا۔ دفعہ ۱۴ کی ذیلی دفعہ (۲) کی رو سے ٹیکس محتسب ایسی معلومات جو تفتیش میں مددگار ثابت ہوسکتی ہوں کسی دیگر شخص کو بھی فراہم کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔

ٹیکس محتسب کی سفارشات:

دفعہ ۱۱ کی رو سے اگر ٹیکس محتسب کی رائے کے مطابق کسی معاملے میں بد انتظامی کا ارتکاب کیا گیا ہو تو وہ اسکی شکایت، ریفرنس یا تحریک، جیسی بھی صورت ہو، موصول ہونے کی تاریخ سے ۶۰ دن کے اندر مناسب کاروائی کیلئے اپنی تجویز اور سفارش ریوینو ڈویژن کو بھیجے گا جس پر ریوینو ڈویژن محتسب کو مقررہ مدت کے اندر اس سفارش پر کی گئی کاروائی سے یا اسکے مطابق کاروائی نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کرے گی۔ ذیلی دفعہ ۳ کی رو سے کسی بھی شکایت پر یا صدر مملکت، سینٹ یا قومی اسمبلی کی طرف سے بھیجی گئی ریفرنس پر یا سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کی طرف سے کی گئی تحریک پر زیر غور یا زیر تفتیش معاملے کے سلسلے میں محتسب کی تجویز و سفارش کے جواب میں ذیلی دفعہ ۲ کے تحت ریوینو ڈویژن کی طرف سے موصولہ اطلاع کی کاپی ٹیکس محتسب شکایت کنندہ کو یا صدر، سینٹ، قومی اسمبلی، سپریم

کورٹ یا ہائی کورٹ کو جیسی بھی صورت ہو ارسال کرے گا۔ ذیلی دفعہ ۴ کی رو سے اگر تفتیش کے بعد ٹیکس محتسب اس نتیجے پر پہنچے کہ بدانتظامی کے باعث متاثرہ شخص کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے جسکا مداوا نہ تو ہوا ہے نہ ہونا ممکن ہے تو اگر وہ مناسب سمجھے تو اس معاملے سے متعلق اپنی خصوصی رپورٹ صدر مملکت کو پیش کرے گا۔

سفارش کی خلاف ورزی کی سزا:

دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ ۵ کی رو سے اگر ریونیو ڈویژن وفاقی ٹیکس محتسب کی سفارش پر عمل نہ کرے یا اس سفارش پر عمل نہ کرنے کی وجوہات کے بارے میں اطمینان بخش جواب نہ دے تو اس بات کو حکم عدولی یا خلاف ورزی پر محمول کیا جائے گا۔ اسی طرح دفعہ ۱۲ کی رو سے اگر کوئی ٹیکس ملازم ٹیکس محتسب کی طرف سے کسی معاملے میں بھیجی ہوئی سفارش پر عمل نہ کرتے ہوئے حکم عدولی کا مرتکب ہو تو ٹیکس محتسب معاملہ صدر کو بھیجے گا۔ ایسی صورت میں صدر اپنے صوابدیدی اختیار کے مطابق ریونیو ڈویژن کو اس سفارش پر عمل کرنے اور اس سے ٹیکس محتسب کو آگاہ کرنے کیلئے ہدایات جاری کرسکتا ہے۔ ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے ریونیو ڈویژن اور ذمہ دار ٹیکس ملازم پابند ہونگے کہ وہ مذکورہ فیصلے سے متعلقہ ٹیکس ملازم کو آگاہ کرنے کے بعد ۳۰ دن کے اندر دفعات ۱۱ اور ۱۲ کے تحت دیئے ہوئے تجاویز و نتائج کو عملی جامہ پہنائیں۔ کسی بھی حکم عدولی کے واقعے کے بارے میں ٹیکس محتسب کی رپورٹ اس ٹیکس ملازم کے پرسنل فائل یا کردارنامے (character role) کا حصہ بن جائے گی جو بنیادی طور پر اس حکم عدولی کا ذمہ دار ہو اور اسے توہین عدالت کا مرتکب گردانا جائے گا۔

انضباتی کاروائی کیلئے سفارش کا اختیار:

دفعہ ۱۳ کی رو سے تفتیش کے دوران یا اس کے بعد اگر ٹیکس محتسب مطمئن ہو کہ ریونیو ڈویژن کا کوئی اہلکار ان الزامات کا مرتکب ہوا ہے جو دفعہ ۹ (۱) کے تحت اس پر لگائی گئی ہیں تو محتسب مناسب اصلاحی یا انضباطی کاروائی

© Copyright www.nayaab.net

کیلئے یا اصلاحی و انضباطی دونوں کاروائیوں کیلئے معاملہ ریوینوڈویژن کو بھیجے گا جس پر ریوینوڈویژن ریفرنس موصول ہونے کے ۳۰ دن کے اندر اس پر عمل میں لائی گئی کاروائی سے ٹیکس محتسب کو آگاہ کرے گا۔ اور اگر اس مدت کے دوران ایسی کوئی اطلاع موصول نہ ہو تو ٹیکس محتسب معاملہ صدر کے نوٹس میں لائے گا تاکہ وہ دفعہ ١٦ کے تحت توہین کی سزا کے علاوہ اسکے خلاف جو بھی مناسب سمجھے ضروری کاروائی عمل میں لائے۔ اسی طرح دفعہ ۱۴ کی ذیلی دفعہ ۵ کی رو سے اگر ریوینوڈویژن یا ذمہ دار ٹیکس ملازم ٹیکس محتسب کے احکامات پر عمل کرنے میں ناکام رہے تو وہ اس آرڈیننس کے تحت کسی اور کاروائی کے علاوہ حکم عدولی کا مرتکب ہونے والے افراد کے خلاف انضباطی کاروائی عمل میں لانے کیلئے معاملہ مناسب اتھارٹی کے پاس بھیجے گا۔ اسی طرح ذیلی دفعہ ٦ کی رو سے اگر ٹیکس محتسب کو یقین ہو کہ کوئی ٹیکس ملازم کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا ہے جو اسکے خلاف فوجداری یا انضباطی کاروائی پر منتج ہوتی ہے تو وہ مقررہ مدت کے اندر اس کے خلاف ضروری کاروائی عمل میں لانے کیلئے معاملہ مناسب اتھارٹی کے پاس بھیجے گا۔ ذیلی دفعہ ۸ کی رو سے ٹیکس محتسب کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی بھیجی ہوئی کسی تجویز یا کی گئی سفارش پر یا دئے ہوئے کسی حکم پر نظر ثانی کرے۔

اختیار تلاشی:

دفعہ ۱۵ کی رو سے ٹیکس محتسب یا انکی طرف سے عملہ کا کوئی مجاز رکن تفتیش کیلئے کسی بھی ایسے احاطے میں داخل ہو سکتا ہے اگر اس کے نزدیک یہ باور کرنے کی معقول وجہ موجود ہو کہ وہاں کوئی ایسی چیز، کتابچہ حسابات (book of accounts) یا دیگر کوئی دستاویز پائی جائے گی جو تفتیش سے متعلق ہو۔ اس سلسلے میں وہ اس احاطہ کی تلاشی لیکر کسی بھی ایسی چیز، کتابچہ حسابات یا دستاویز کا معائنہ کر سکتا ہے انھیں ضبط یا سربمہر کر سکتا ہے اور دستیاب تمام چیزوں کی فہرست تیار کر سکتا ہے۔

توہین کی سزا:

دفعہ ١٦ کی رو سے ٹیکس محتسب کو مناسب تبدیلیوں کے ساتھ توہین کے سلسلے میں وہی اختیارات حاصل ہونگے جو سپریم کورٹ کو توہین عدالت کرنے

© Copyright www.nayaab.net 2006 ”پاکستان کے بنیادی قوانین“ (حصہ سوئم) انٹرنیٹ ایڈیشن دوم سال

والے کسی شخص کو سزا دینے کے لئے حاصل ہیں۔ حسب ذیل افراد ٹیکس محتسب کی توہین کے مرتکب ہونگے:۔

(الف) جو ٹیکس محتسب کے کام میں مداخلت یا مزاحمت کرتا ہے یا کسی بھی طریقے سے ٹیکس محتسب کی طرف سے انجام دی جانے والی کسی کاروائی میں رخنہ اندازی کرتا ہے یا روکتا ہے یا ٹیکس محتسب کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(ب) ٹیکس محتسب کو بدنام کرتا ہے یا کوئی بھی ایسا کام کرتا ہے جس سے ٹیکس محتسب یا اسکے کسی عملہ یا دفتر کے کسی نمائندے یا دفتری امور کے سلسلے میں محتسب کی طرف سے مجاز کسی شخص کے خلاف نفرت پھیلتی ہو یا اسکا مذاق اڑاتا ہو یا اسکی بے حرمتی ہوتی ہو۔

(ج) کوئی ایسا فعل انجام دیتا ہے جو ٹیکس محتسب کو زیر غور کسی معاملے کو نمٹانے میں تعصب یا جانبداری پر ابھارتا ہو۔

(د) یا دیگر ایسا کوئی کام انجام دیتا ہے جو کسی دیگر قانون کے تحت توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہو۔ تاہم ٹیکس محتسب یا اسکے کسی عملہ کے کام کے بارے میں یا تفتیش مکمل کرنے کے بعد اسکی کسی حتمی رپورٹ کے بارے میں عوامی مفاد میں اخلاص پر مبنی کسی رائے کا اظہار توہین کے زمرے میں نہیں آئے گا۔ توہین کی سزا پانے والا شخص حکم جاری ہونے کے ۳۰ دن کے اندر سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرسکتا ہے۔

متاثرہ شخص کے نقصان کی تلافی کا اختیار:

دفعہ ۲۲ کی ذیلی دفعہ ۱ کی رو سے اگر ٹیکس محتسب ضروری سمجھے تو وہ ٹیکس اہلکار یا ریونیو ڈویژن کی بد انتظامی کے سبب متاثرہ شخص کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کیلئے انھیں اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کرے گا اور سماعت کا موقع دینے کے بعد انھیں اس نقصان کا مناسب معاوضہ ادا کرنے کا حکم صادر کرے گا۔ ذیلی دفعہ ۲ کی رو سے ٹیکس اہلکار یا اسکی ایماء پر کوئی اور شخص اگر رشوت، خرد برد، خیانت مجرمانہ یا دھوکہ دھی میں ملوث پایا جائے تو ٹیکس محتسب اس رقم کو بحق سرکار ضبط کرنے کا حکم صادر کریگا یا کوئی اور ایسا حکم صادر کرے گا جو وہ مناسب سمجھے تاھم اس حکم سے متعلقہ اہلکار کسی اور

قانون کے تحت عائد ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں ہوگا۔

ٹیکس محتسب کا حکم چیلنج نہیں کیا جا سکے گا:

دفعہ ۲۹ کی رو سے کسی بھی عدالت یا اتھارٹی کو اختیار نہیں کہ وہ محتسب کے اُٹھائے ہوئے یا اُٹھائے جانے والے کسی اقدام یا حکم کو یا اس آرڈیننس کے تحت انجام دیئے ہوئے کسی بھی کام کو چیلنج کرے یا ٹیکس محتسب کی کسی کاروائی کو یا اس کے حکم کے تحت یا اسکی ایماء پر کیے گئے کسی کام کے خلاف حکم امتناعی یا عبوری حکم جاری کرے۔

صدر کو عرضداشت:

ریونیو ڈویژن یا ٹیکس محتسب کی سفارش سے متاثرہ کوئی بھی شخص ۳۰ دن کے اندر صدر کو عرضداشت (representation) پیش کر سکتا ہے جس پر وہ جیسا بھی مناسب سمجھے حکم صادر کر سکتا ہے۔

WWW.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006